قدیم سرزمین مصر کے ایک خزانے کی تلاش کی حیرت انگیز داستان

قدیم خزانے کی تلاش

(بچوں کا ایڈونچر ناول)

تحریر: جان۔ایل جیمس/کین سیمن

ترجمہ: رخسانہ نازلی

پبلشرز : ادارہ کتاب گھر

پیش لفظ

ادارہ کتاب گھر کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ اچھی اور معیاری کتابیں اپنے قارئین کے لئے پیش کریں۔اس سلسلے میں ہم نے غیر ملکی ادب سے تراجم شدہ کہانیاں بھی آن لائن کی ہیں جو آپ لوگوں نے بے حد پسند کیں۔اس سلسلے میں اب ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے ہم نے بچوں کے لئے ایک تصویری کتاب کا انتظام کیا ہے۔ یہ کتاب ایک ایڈونچر ناول ہے جس میں دس سالہ مانی اور اسکی تیرہ سالہ بہن شازی اپنے والدین کے ساتھ مصر میں چھٹیاں گزارنے جاتے ہیں اور وہاں مانی ایک قدیم مصری خزانہ کی تلاش کرتا ہے۔

یہ کہانی دراصل انگریزی زبان کی کہانی Michael Manley Meets a Mummy کا اردو ترجمہ ہے۔اس کہانی کے مصنف Joan L. James and Ken Seamor ہیں اور آپکے لئے اسکا اردو میں ترجمہ رخسانہ نازلی نے کیا ہے۔آپ کو ہماری یہ کاوش کیسی لگی اس کے بارے میں ہمیں اپنی آراء سے آگاہ کریں تاکہ ہم بہتر انداز میں اُردو زبان، اور اُردو بولنے والوں کی خدمت کرسکیں۔

حسن علی خان
ادارہ کتاب گھر

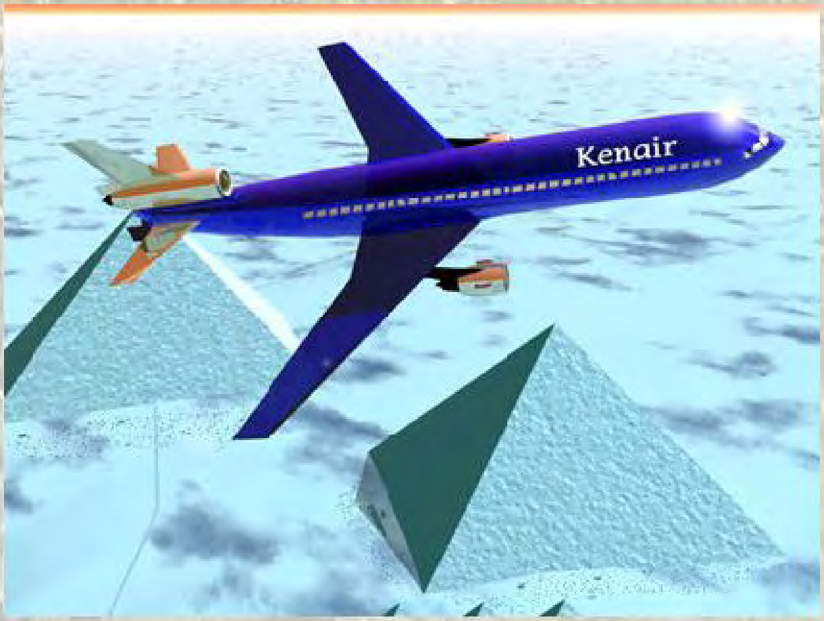

''مانی، اٹھو! ہم پہنچ گئے، ہم مصر پہنچ گئے، اور دیکھو، ہم اہرامِ مصر کے اوپر اُڑ رہے ہیں!''

مانی کو اپنے خواب میں ابھی قذاقوں کے خفیہ خزانے کا نقشہ ملا ہی تھا کہ اُس نے کسی کو اپنا نام لے کر بلاتے ہوئے سنا...... یہ شازی اُس کے خواب میں کیا کر رہی ہے؟

وہ شازی کو خوابیدہ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اُٹھ گیا۔ اب اُس نے کھڑکی سے نیچے جھانک کر سورج کی روشنی میں چمکتے ہوئے اہراموں کو دیکھا۔ ''واہ! زبردست'' اُس نے اپنے بابا جان کی آواز سنی۔ وہ بھی کھڑکی پر جھکے ہوئے اُنھیں دیکھ رہے تھے۔

''بہت ہی زبردست! یہ تو بہت بڑے ہیں۔'' مانی نے کہا۔ ''میں شرط لگاتا ہوں کہ یہاں ان لوگوں کے ساتھ بہت بڑا خزانہ بھی دفن ہوگا۔ جب ہم ابی ڈوس پہنچیں گے تو میں خود اپنے طور پر ان خزانوں کی تلاش شروع کرونگا۔''

''خزانہ؟ تو کیا تم پہلے امّی جان سے نہیں ملنا چاہتے؟'' شازی نے کہا۔

''یقیناً، لیکن امّی تو اُس پرانے شہر کی کھدائی میں مصروف ہونگیں اور بابا جان بھی، میرے پاس کافی فرصت ہوگی خزانے کی تلاش کرنے کیلیے۔''

''بھئی میں تو کھدائی میں امّی کی مدد کرونگی اور شاید اُس قلعے میں بھی جاؤں جو میں نے پچھلے سال دیکھا تھا۔ بہت ہی اچھا لگے گا جب ہم سب ایک ساتھ مصر میں اکٹھے ہونگیں۔''

''ہاں'' بابا جان بولے۔ ''یہ یقیناً ایک شاندار فیملی ٹرپ ہوگا۔ مصر میں دیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے۔ اور یہاں کے لوگ بھی بہت اچھے ہیں۔ مانی! خزانے کے بغیر بھی ابی ڈوس تم کو پسند آئے گا۔''

''اگر خزانہ بھی ہو تو زیادہ بہتر ہے'' مانی نے سوچا۔

۞۞۞

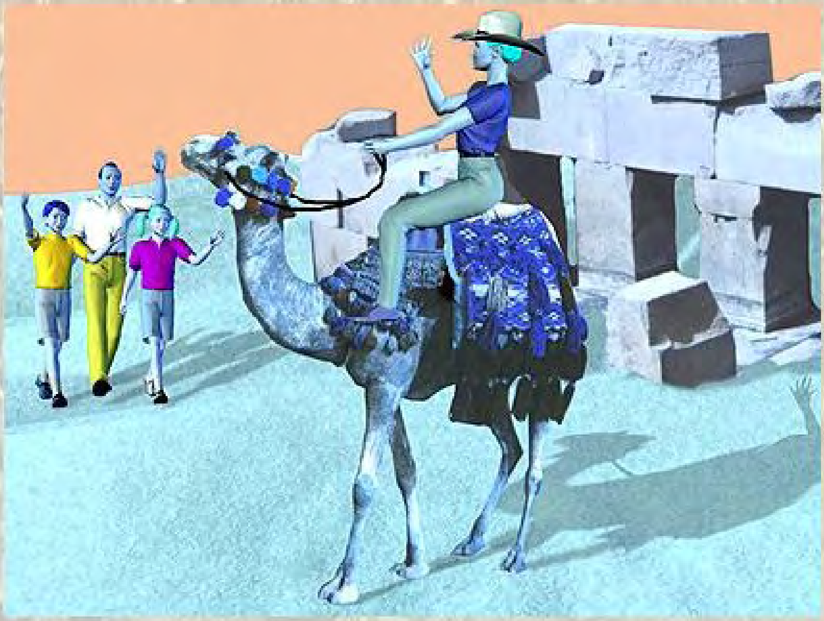

اُس دن سہ پہر کے بعد وہ ابی ڈوس پہنچ گئے، جہاں اُنکی امّی صحرا میں دفن ایک قدیم شہر کے کھنڈرات کی کھدائی کر رہی تھیں۔ وہ کھدائی کی جگہ کے نزدیک بنائے گئے رہائشی احاطے کے بڑے دروازے پر رُکے۔ امّی کا قیام یہیں پر تھا اور شازی گزشتہ کرسمس کی تعطیلات یہاں پر اُنکے ساتھ بحیثیت خاص مہمان کے گزار چکی تھی۔ اس لئے وہ احاطہ کے نقشے سے واقف تھی اور دوڑتی ہوئی اندر بھاگ گئی جبکہ مانی اور بابا جان جیپ سے سامان اُتارنے لگے۔

''امّی جان یہاں نہیں ہیں، وہ اب تک کھدائی والی جگہ پر ہی ہیں۔'' شازی نے دوبارہ واپس آتے ہوئے کہا۔'' وہ بتا رہے ہیں کہ وہ کیرول پر سواری کر رہی ہیں۔'' کیرول امّی کا پسندیدہ اُونٹ تھا۔ وہ امی کے ساتھ تو بڑی شرافت کے ساتھ پیش آتا تھا لیکن اجنبیوں کے لئے تندخواور غضبناک مشہور تھا۔

''ٹھیک ہے، وہ ہماری آمد کے صحیح وقت سے آگاہ نہیں تھیں۔ کیا ہم وہاں جا کر اُن سے مل سکتے ہیں؟ کیا کھدائی والی جگہ یہاں سے قریب ہی ہے؟'' بابا جان نے پوچھا۔

یقیناً، وہ زیادہ دور نہیں ہے، بیس منٹ کا پیدل راستہ ہوگا، شاید۔''

''بہت خوب، چلو پھر پہلے سامان اندر رکھ دیں پھر وہاں چلیں گے۔'' بابا جان بولے۔

اسطرح تھوڑی دیر بعد وہ لوگ کھدائی والی جگہ کی طرف پیدل روانہ ہوگئے۔ جیسے ہی وہ ریت کی آخری ٹیلے پر پہنچے انھوں نے دیکھا کہ امّی واپس رہائشی احاطے میں آنے کے لئے اپنے اُونٹ پر سوار ہو چکی ہیں۔

''امّی جان! امّی جان!'' مانی اور شازی ٹیلے کی ڈھلان پر سے نیچے اُترتے ہوئے چلائے۔

امی نے اُونٹ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا، اُونٹ سے نیچے اُتریں اور اُن دونوں کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

✡ ✡ ✡

اگلی صبح بابا جان نے مانی کو صبح صبح بیدار کیا۔

''مانی بیٹا! اُٹھ جاؤ، بابا تمہیں اُٹھانے آئے ہیں۔ ہمیں مویشی بازار جانا ہے مجھے اپنے پروجیکٹ کے لئے کرائے پر کچھ آدمیوں کی خدمات حاصل کرنی ہیں۔ تمہارے لئے ناشتہ تیار ہے۔''

مانی نے جلدی جلدی کپڑے بدلے اور ناشتہ کیا۔ مویشی بازار؟ کیا وہ گائے خریدنے جا رہے ہیں؟ ہوسکتا ہے دودھ دینے والی گائے ہو! شاید گاؤں کے لوگ اُسے اپنے میٹل ڈیٹکٹر کو استعمال کرنے کے لئے کوئی مناسب جگہ بتا سکیں۔

جب وہ تیزی سے باہر نکل کر اپنی جیپ میں سوار ہوئے تو مانی نے آہستہ سے کہا۔ ''بابا!....''

''بابا جان! کیا وہاں بیلچہ اور کدال وغیرہ بھی بک رہے ہوں گے۔ ہوسکتا ہے مجھے اپنا خزانہ ڈھونڈنے کے لئے ان چیزوں کی ضرورت پڑے۔''

''نہیں، وہاں تو زیادہ تر مویشی ہوں گے، بھیڑ، بکریاں اور اُونٹ وغیرہ۔ تم دیگر اشیاء گاؤں کے بازار سے خرید سکتے ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم کچھ عرصہ ٹھہر جاؤ پھر جب تم کوئی بڑی دریافت کرو گے تو جس چیز کی تمہیں ضرورت ہوگی وہ تم اپنی امّی سے یا مجھ سے مستعار لے سکتے ہوں۔''

''مویشی بازار وہ جگہ ہے جہاں پر گاؤں اور زرعی فارم کے بہت سے لوگ منگل کے دن جاتے ہیں۔ مجھے کشتیوں کی بندرگاہ کے لئے مزدور درکار ہیں، اور مجھے یقین ہے کہ مجھے وہاں سے کچھ مزدور اور فورمین مل جائیں گے۔''

مویشی بازار بہت وسیع تھا۔ ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے۔ مانی بھیڑ بکریوں کے درمیان اِدھر اُدھر گھومتا رہا جبکہ اُسکے بابا جان چند گاؤں والوں کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ ایک بھیڑ تو اُسے اپنے چہارم کلاس کے اُستاد مسٹر اولسن کی طرح دکھائی دی۔ ایک لڑکا جو بھیڑوں کی دیکھ بھال کر رہا تھا، تھوڑی بہت انگریزی جانتا تھا اسلئے مانی اُس سے گفتگو کرنے لگا۔

''کیا تم یہیں قریب میں رہتے ہو؟'' مانی نے اُس سے دریافت کیا۔

''ہاں، ہمیشہ سے۔ تمہیں یہاں آئے ہوئے کتنے دن ہوئے ہیں؟'' لڑکے نے جواب دیا۔

''دو ہفتے ہوگئے ہیں۔ میرا خیال ہے میں اپنے قیام کے دوران ایک عدد خزانہ تلاش کرلوں گا۔ ہوسکتا ہے کوئی چھوٹا موٹا خزانہ۔ میں اپنا میٹل ڈیٹکٹر بھی اپنے ساتھ لایا ہوں۔ کیا تم نے آس پاس کسی گم شدہ خزانے کے بارے میں سنا ہے؟''

''ہاں، معبد کے خزانے کے بارے میں سب نے سُن رکھا ہے۔ ایک روحانی بزرگ نے خواب میں دیکھا تھا کہ یہاں ایک خزانہ موجود ہے، لیکن ابھی تک تو کوئی شخص اسے ڈھونڈ نہیں پایا۔ زیادہ تر لوگ معبد میں موجود آسیب سے ڈرتے ہیں جو اکثر وہاں پھرتا رہتا ہے۔''

''ایک بھوت! کیا تم نے اُسے دیکھا ہے؟'' ایک بھوت سے ملنا مانی کی ''ضروری کاموں'' کی فہرست میں شامل تھا۔

''نہیں،'' لڑکے نے تاسف سے کہا۔ ''لیکن میرے چچا کی بیوی کے بھائی کا ایک دوست ہے، جس کا کزن ایک ایسے شخص کو جانتا ہے جس نے وہ بھوت دیکھا تھا۔''

''واہ! زبردست! بابا جان، آپ نے سنا، یہ ایک ایسے شخص کو جانتا ہے جس نے بھوت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔''

''کیا واقعی ایسا ہوا ہے؟ جلدی کرو مانی اب ہمیں واپس جانا ہے۔ میں نے بندرگاہ پر کام کرنے کے لئے ایک فورمین اور دس مزدور کرائے پر لے لئے ہیں۔ اور ابھی بہت سارے لوگ یہاں کام کی تلاش میں اور بیٹھے ہیں، اس سال سیر و سیاحت کا کاروبار کچھ اچھا نہیں جا رہا۔''

❂❂❂

جزیرے کے قیدی

جزیرے کے قیدی معروف اور منفرد مصنف نوشاد عادل کی مقبول ترین مہم جوئی، ڈراؤنی، معاشرتی، اصلاحی و اخلاقی کہانیوں پر مشتمل ہے۔ نوشاد عادل اس وقت بچوں کے پسندیدہ ادیبوں میں سے ایک ہیں۔ جزیرے کے قیدی بہت جلد کتاب گھر کے بچوں کے ادب سیکشن میں پڑھی جا سکے گی۔

اگلی صبح مانی نے خزانے کی تلاش شروع کر دی۔

''اس طرح کیا کر رہے ہو مانی؟ کیا ویکیوم کر رہے ہو؟'' شازی نے اُس طرف آتے ہی سوال کیا۔

''ہاہ! ہاہ! یہ میرا ''سپر ایس ہائی بینڈ'' میٹل ڈیڈیکٹر ہے۔ اسے خریدنے کے لئے میں نے مچھلی کے شکار کی اپنی نئی راڈ اور پرانی بائیسکل فروخت کی تھی۔ اسکی گارنٹی ہے کہ یہ سونا اور چاندی کی دھاتوں کو ڈھونڈ سکتا ہے اور مجھے انہی دونوں چیزوں کی تلاش ہے۔ جب میں کل بازار گیا تھا تو ایک لڑکے نے مجھے بتایا کہ یہاں معبد میں کہیں خزانہ چھپا ہوا ہے۔ کسی روحانی بزرگ نے اس خزانے کے بارے میں خواب میں دیکھا تھا۔ میں اس خزانے کی تلاش شروع کرنے والا ہوں۔ تم بس دیکھتی جاؤ۔''

''ٹھیک ہے مجھے تمہاری باتوں کا یقین آ گیا بلکہ میں تمہاری مدد بھی کرونگی۔ لیکن امی جان چاہتی ہیں کہ پہلے تم گاؤں کے بازار جا کر کھانا پکانے کے لئے تھوڑی سی پیاز خرید لاؤ۔ آج رات ہم خاص مصری کھانا کھائیں گے۔ یہ لو، اتنے پیسے کافی ہونگے۔'' شازی نے کچھ سکے اپنی جیب سے نکالے اور انہیں مانی کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ ''تم دریا کے ساتھ ساتھ جاتے ہوئے راستے میں مگرمچھوں کی تلاش بھی کر لینا۔ میں تمہاری خاطر تمہارے میٹل ڈیٹکٹر کو واپس احاطے تک لے جاتی ہوں۔''

''تم بہت مذاق کرتی ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ اب یہاں قرب و جوار میں کوئی مگرمچھ موجود نہیں ہے۔ میں نے بابا جان سے پوچھا تھا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ سب بہت سال پہلے ہی یہ جگہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اور تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے، مصریات کی ماہر صاحبہ، کہ یہاں کوئی دریائی گھوڑا ابھی نہیں ہے۔''

اس برجستہ جواب کے ساتھ اُس نے اپنا میٹل ڈیڈیکٹر شازی کے حوالے کیا اور دریا کی طرف جانے والے راستے پر مڑ کر چلنے لگا۔ راستے بھر وہ سوچتا رہا کہ خزانہ ملنے کے بعد وہ حقیقت میں بہت مشہور ہونے والا ہے۔ اتنا مشہور کہ شاید پانچویں جماعت چھوڑ کر وہ سیدھا کالج میں داخلہ لے سکے۔

✿✿✿

دریا کے ساتھ ساتھ مانی کشتیوں کو دیکھتے ہوئے ہزاروں چیزوں کے بارے میں سوچتے ہوئے چلا جا رہا تھا۔ یہاں پر دریا کا پاٹ کافی چوڑا ہے، اس نے سوچا۔ وہاں انجن والی ایک بڑی کشتی جا رہی ہے۔ وہ وہاں کشتی کے پیچھے پانی پر بننے والی لہروں کو دیکھو! یہ چھوٹی بادبانی فلوکاز Feluccas کتنی صاف ستھری ہیں، اگر امی اور بابا جان مجھے ان میں سے ایک بادبانی جہاز چلانے دیں تو! میں بہت اچھا تیراک ہوں اور میں نے پچھلے سال جھیل پر بہت اچھی کشتی رانی کی تھی۔ وہ میری غلطی تو نہیں تھی کہ شازی کشتی میں سے دریا میں گر گئی تھی۔ وہ تو اچھا ہوا کہ اُس نے لائف جیکٹ پہن رکھی تھی۔

''اے! دھیان سے دیکھو تم کیا کر رہے ہو! تمہیں پتہ ہے یہاں اور لوگ بھی اس راستے پر چل رہے ہیں۔''

''مانی نے نیچے دیکھا.....وہ ایک مینڈک تھا.....ایک بڑا سا سبز رنگ کا مینڈک جو راستے کے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا۔

''تمہیں پتا ہے تم نے مجھے اپنے بڑے بڑے پاؤں کے نیچے تقریباً کچل ہی ڈالا تھا۔ تم اپنے راستے پر نظر رکھ کر کیوں نہیں چل رہے؟''

''وہ، میں.....میں.....میرا خیال ہے کہ میں نے تمہیں دیکھا نہیں۔ مجھے معاف کرنا!''

''معافی! بہت خوب! تمہارے معافی مانگنے سے میرا دوپہر کا کھانا واپس نہیں مل جائے گا۔ میں ایک بڑے بیٹل کا شکار کرنے ہی والا تھا اور اب وہ بھاگ گیا ہے۔'' مینڈک نے لمبی لمبی گھاس میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''مکھن کی طرح مزیدار بیٹل۔'' مینڈک نے رال ٹپکاتے ہوئے کہا۔

''اوہ، ہوسکتا ہے میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔ میرے پاس کھانے کے لئے ایک سینڈوچ ہے میں وہ تمہارے ساتھ بانٹ لیتا ہوں۔''

''کیا کہا؟ نہیں! میں انسانوں کی خوراک نہیں کھاتا۔ میں تو کیڑے مکوڑے کھاتا ہوں، ہر قسم کے کیڑے مکوڑے۔ بڑے کیڑے، چھوٹے کیڑے، رینگنے والے کیڑے اور اڑنے والے پتنگے۔ اگر تمہارے پاس کیڑے مکوڑے ہیں تو انہیں میں کھا سکتا ہوں۔ کیا سینڈوچ میں کوئی کیڑا بھی ہے؟''

''اچھا، کیا تم میرے ساتھ بازار جانا پسند کرو گے؟ وہاں ضرور کچھ دلچسپ کیڑے مکوڑے ہوں گے۔''

"ہاں ہاں، وہاں بازار میں بہت سارے رسیلے کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں۔"

"تو ٹھیک ہے، میرا نام مانی ہے، تمہارا کیا نام ہے؟"

"میرا نام بنٹو ہے، میں اور میرے تمام آباؤاجداد کا تعلق اسی گاؤں سے ہے۔ میں پھدکتا ہوا اپنے خاندان کے کچھ لوگوں سے ملنے کے لئے معبد والی جھیل تک جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اب یہ ہوسکتا ہے کہ تم مجھے اپنے کندھے پر سوار کرلو، تم نے میرا دوپہر کا کھانا تو ضائع کر ہی دیا۔"

"یقیناً۔" مانی نے مینڈک کو اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھا لیا۔ "یہاں سے تمہیں ارد گرد کا نظارہ زیادہ بہتر نظر آئے گا۔"

اور پھر مانی نے گاؤں کے بازار کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

۞ ۞ ۞

مقید خاک

ساحر جمیل سید کا ایک اور شاہکار ناول...... مقیدِ خاک...... سرزمین فراعنہ کی آغوش سے جنم لینے والی ایک تحیّر خیز داستان۔

ڈاکٹر شکیل ظفر:- ایک ہارٹ اسپیشلسٹ، جو مردہ صدیوں کی دھڑکنیں ٹٹولنے نکلا تھا...... یوساف بے:- وہ ساڑھے چار ہزار سال سے مضطرب شیطانی روحوں کے عذاب کا شکار ہوا تھا...... بیوسا:- ایک حرماں نصیب ماں، جسکی بیٹی کو زندہ ہی حنوط کر دیا گیا...... مریاقس:- اسکی روح صدیوں سے اس کے جسدِ خاکی میں مُقیّد تھی...... شیلندر رائے ہریجہ:- ایک پرائیویٹ ڈیٹکٹر، اسے صدیوں پرانی ممی کی تلاش تھی...... مہر جی:- پرکالۂ آفت، انسانی قالب میں ڈھلی ایک آسمانی بجلی...... ایکشن، سسپنس اور تھرل کا ایک نہ رکنے والا طوفان......

یہ ناول کتاب گھر پر جلد آرہا ہے، جسے ایکشن ایڈونچر مہم جوئی ناول سیکشن میں پڑھا جاسکے گا۔

''یہ بازار بہت خوبصورت ہے، میں شرط لگا سکتا ہوں کہ یہاں سے کچھ بھی خریدا جا سکتا ہے۔'' مانی نے سوچا

''اے، بنٹو، دوپہر کے کھانے کے لئے مرغ چاہیے؟ ٹھہرو، لگتا ہے بلی اُسے پکڑنے میں تم پر سبقت لے جائے گی!''

''نہیں، تمہارا شکریہ، لیکن مجھے کچھ مزیدار مکھیاں نظر آرہی ہیں۔''

''میں تمہیں نیچے اُتار دیتا ہوں تاکہ تم ان کا پیچھا کر سکو۔''

''ٹھہرو! کیا تم نے بلی کا نام لیا تھا؟ شاید میں اپنے کھانے کے لئے تھوڑا اور انتظار کرلو، تب تک ہم جھیل تک پہنچ جائیں گے۔''

''یقیناً، میں گھر واپس جاتے ہوئے راستے میں تمہیں وہاں اُتار دونگا۔ اور اب، پیاز کہاں سے ملے گی؟''

مانی جتنی دیر پیاز خریدتا رہا بنٹو اُس کے کندھے پر سوار بلی کی طرف پریشانی سے دیکھتا رہا۔ مانی اب اِدھر اُدھر دکانوں کے اندھیرے سٹالوں میں اپنے خزانے کی تلاش کے لئے کچھ کارآمد آلات ڈھونڈ رہا تھا۔

مانی دکاندار سے بات کر رہا تھا جب بنٹو نے بلی کو کھلی جگہ سے اپنی طرف آتے دیکھا۔ مرغیاں جلدی سے اُس کے راستے سے ہٹ گئیں۔

''معاف کیجئے گا، کیا آپ کے پاس بیلچے وغیرہ ہیں۔ مجھے شاید کچھ دنوں بعد اِس کی ضرورت پڑے۔ میں عنقریب معبد کے خزانے کو تلاش کرنے والا ہوں۔ ہوسکتا ہے وہ یہیں کہیں آس پاس ہی دفن ہو۔''

''اس میں کوئی شک نہیں کہ تم درست کہتے ہو۔ لیکن میرے پاس بیلچے نہیں ہیں چھوٹے میاں۔'' سٹال کا مالک بولا۔'' شاید کل تک آجائیں۔ لیکن تمہیں بہت احتیاط سے کھدائی کرنی ہوگی، یہاں پر کوبرا اور بچھو وغیرہ بھی ہیں اور پھر معبد کا بھوت بھی اپنے خزانے کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' مانی نے اب خزانے کی تلاش کے کچھ دوسرے پہلوؤں کو بھی دیکھنا شروع کر دیا تھا۔ ''اچھا، میں پہلے اپنا میٹل ڈیٹیکٹر استعمال کرونگا، پھر شاید کھدائی کرنے کے لئے کسی کی خدمات کرائے پر لے لوں۔''

بلی قریب آتی جا رہی تھی اور مینڈک اس بات سے پریشان تھا۔

''اے مانی، اب ہمیں چلنا چاہئے، میں بھوکا ہوں۔ وہاں بہت ساری ٹڈیاں اس انتظار میں ہونگیں کہ میں اُنہیں کب کھاتا ہوں۔''

''ٹھیک ہے بنٹو۔ جناب! آپ کی مدد کا شکریہ۔'' انہوں نے پیاز اٹھائیں اور گھر کی طرف چل دیئے۔

'نیلی' نام کی یہ بلی ہمیشہ اپنا دوپہر کا کھانا کھانے بازار آتی تھی اور ہمیشہ ہی دکاندار اسے کھانے کو کچھ تر نوالے دے دیتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ گاؤں پر نظر رکھنا بھی اسکے فرائض میں شامل تھا۔

اور اب یہاں گاؤں میں یہ لوگ آگئے تھے، سرخ بالوں والا ایک لڑکا اور اسکے کاندھے پر سوار مینڈک۔ نیلی نے سوچا، مجھے اپنے مالک کو ان کے بارے میں ضرور بتانا چاہیے۔ وہ ان کی آمد کا ایک عرصے سے انتظار کر رہا ہے اور پھر یہ لوگ بھی تو خزانے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

نیلی اُس پار جا کر مانی اور بنٹو کے پیچھے کھڑے ہوگئی اور جب وہ روانہ ہوئے تو تھوڑے فاصلے سے اُن کا پیچھا کرنے لگی۔

''تو کیا واقعی تم معبد کے خزانے میں دلچسپی رکھتے ہو؟'' بنٹو نے مانی سے پوچھا۔

''تم شرط لگالو۔ کیا تم اِس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟''

''نہیں خزانے کے بارے میں تو نہیں پر میں معبد کے بارے میں کچھ جانتا ہوں۔ میرے پردادا کے پردادا کے پردادا کے پردادا مینڈک وہاں دیوار پر موجود ہیں۔ کیا تم انہیں دیکھنا چاہتے ہو؟''

''ٹھیک ہے۔ تو پھر کل کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں تو مقبرہ دیکھنا ہی چاہتا ہوں تم مجھے آس پاس کے چیزیں بھی دکھا دینا۔''

مانی نے ایک لمحے کے لئے سوچا۔'' کیسا رہے گا اگر میں اپنی بہن شازی کو بھی ساتھ لے آؤں؟ وہ مقبروں، خزانوں اور مصر کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے۔ وہ یہاں سے قریب ہی صحرا میں ہونے والی کھدائی میں میری امّی جان کی مدد کرتی ہے۔''

''یقیناً، میں تمہیں کل صبح معبد میں ملوں گا۔''

۞ ۞ ۞

اگلے دن بنٹو، مانی اور شازی کو 'سیٹھی' کے معبد کی شاندار سیر پر لے گیا۔

''دیکھو یہ یہاں پر ہیں۔'' بنٹو نے کہا۔''میرے پردادا کے پردادا کے پردادا کے پردادا مینڈک کروکس۔ وہ سیٹھی کا پالتو جانور تھا جو ایک بہت عظیم فرعون یا بادشاہ تھا۔''

''سیٹھی بچہ تھا جب سے کروکس کو جانتا تھا لیکن وہ اُسے کبھی بھولا نہیں اور اس معبد کی دیوار میں اُسے اپنے ساتھ ہی رکھ لیا۔''

''اچھا، میرا خیال ہے کہ تب تو وہ شاید تمہارے پردادا کے پردادا کے پردادا کے پردادا مینڈک سے بڑے ہوں۔'' شازی نے کہا۔ ''یہ تقریباً ۳۰۰۰ سال قبل کی بات ہے۔ برسبیل تذکرہ، کیا تمہیں معلوم ہے کہ سیٹھی کے بال بھی مانی کی طرح سرخ تھے؟''

''ہاں تو؟ سرخ بال، اُونہہ، بہر حال مجھے پتہ ہے کہ یہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے اور میں اُن سب پردادا کو شمار کر سکتا ہوں لیکن اس میں سارا دن لگ جائے گا؟''

''بس میرا خاندان ہمیشہ سے اس معبد کی جھیل اور دریائے نیل کے کنارے کودتا پھرتا رہا ہے۔ بعض دفعہ ہم یہاں جھینگروں کی تلاش میں آتے ہیں۔ ہاں ہاں، مزیدار، کرکرے جھینگر۔ اگرچہ ہمیں سانپوں کا دھیان بھی رکھنا ہوتا ہے؛ یہاں آس پاس مینڈکوں کے چھپنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔''

''تم فکر نہ کرو بنٹو، میں تمہاری حفاظت کرونگا۔ تم ایک بہت ہی خاص الخاص مینڈک کے خاندان سے تعلق رکھتے ہو۔'' مانی نے دیوار پر بنی ہوئی کروکس کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ارے یہ تو میں ہوں، فرعون کا مشہور اور ہر دلعزیز مینڈک!''

''بنٹو! وہ کون ہے؟'' شازی نے دیوار پر بنی کاہن کی ایک بڑی سی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''پتہ نہیں، اُس سونے کے ڈھیر کے ساتھ وہ کوئی اہم شخصیت ہی ہوگا۔''

مانی اور شازی دیوار پر موجود اور دوسری تصویریں دیکھنے لگے۔ چھوٹے آدمی بکریاں چرا رہے تھے، مچھلیاں پکڑ رہے تھے اور اپنی فصلوں کے

لئے پانی نکال رہے تھے۔

''مانی، اُس آدمی کو اور جھیل کے ساتھ اُسکی مضحکہ خیز مشین اور درخت کو دیکھا؟ وہ شیڈف Shaduf استعمال کر رہا ہے۔ یہ دریائے نیل سے اسکی فصلوں کے لئے پانی اٹھانے میں مدد دیتی ہے۔ مصر میں لوگ آج بھی اس کا استعمال کرتے ہیں۔ یہاں احاطے کے نزدیک دریا پر ایک عدد شیڈف موجود ہے۔''

''ہاں! میں نے کل اُسے دیکھا تھا!'' مانی نے کہا۔ ''وہ بالکل اسی طرح دکھائی دے رہی تھی۔''

مانی بنو کو نیچے فرش پر اُتار کر سیدھا کھڑا ہوا اور اگلی دیوار کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ اچانک مانی نے دیکھا کہ شازی خوف سے بُت بنی اُس کے شانوں کے پیچھے دیکھ رہی ہے۔

۞۞۞

کھانیاں جانوروں کی

کھانیاں جانوروں کی ہندوستان کے معروف مصنف، ڈرامہ نگار اور بچوں کی کہانیاں لکھنے والے آفتاب حسنین کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے بچوں کو روایتی انداز میں یعنی جانوروں اور پرندوں کی زبانی اخلاقی تعلیم دی ہے۔ گو یہ انداز روایتی ہے لیکن کہانیاں سب کی سب ایک دم نئی ہیں۔ **کھانیاں جانوروں کی** کتاب گھر کے بچوں کے ادب سیکشن میں پڑھی جا سکتی ہیں۔

شیطان صاحب

عمران سیریز اور جاسوسی دُنیا جیسے بہترین جاسوسی اور سراغرسانی سلسلے کے خالق اور عظیم اُردو مصنف ابن صفی کے شریر قلم کی کاٹ دار تحریروں کا انتخاب۔ طنزیہ اور مزاحیہ مضامین پر مشتمل یہ انتخاب یقیناً آپ کو پسند آئے گا۔ شیطان صاحب کو کتاب گھر پر **طنز و مزاح** سیکشن میں پڑھا جا سکتا ہے۔

مانی نے فرش پر رینگتے ہوئے بنٹو کی آواز سنی، اُس کے چھوٹے چھوٹے پنجے ہیجان کے مارے گرد آلود فرش پر تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔

''یا خدایا! یہ تو ایک ممی ہے!'' بنٹو چلایا۔

مانی نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔ ایک دراز قد شبیہ، گرے رنگ کی پٹیوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ جو چیز مانی کے لئے سب سے زیادہ قابل غور تھی وہ اُسکی چمکدار نیلی آنکھیں تھیں۔ وہ فرش پر پاؤں گھسیٹ گھسیٹ کر چلتا ہوا اُن کے قریب آتا جا رہا تھا۔ اُسکے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی بس وہ بازو پھیلائے اُنکی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

ممی کے ہاتھ مانی کو چھونے ہی والے تھے کہ شازی نے مانی کو ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ لیا۔

''بھاگو مانی! بھاگو!'' شازی ہانپتے ہوئے چلائی۔

❁ ❁ ❁

وہ جس قدر تیزی سے بھاگ سکتے تھے ہال کے راستے باہر جانے والی روشن راہداری کی طرف بھاگے۔ بٹنو پیچھے رہ جانے کے ڈر سے اُن دونوں کیساتھ خوب لمبی لمبی چھلانگیں لگا رہا تھا۔

''جلدی کرو مانی! تیزی سے بھاگو!''

''میں جتنا ہو سکتا ہے اُتنی تیزی سے بھاگ رہا ہوں۔''

باہر پہنچ کر وہ سانس لینے کو رُکے اور اُس دروازے کی طرف دیکھنے لگے جس سے ابھی ابھی باہر آئے تھے۔ لیکن لگتا تھا کہ اب اُن کا پیچھا نہیں کیا جا رہا۔

''یہ کیا چیز تھی؟'' شازی نے پوچھا۔

''ممی۔ معبد کی پہریدار روح۔'' بٹنو بڑبڑایا ''میں سانپوں کی شکایت دوبارہ کبھی نہیں کرونگا!''

''بہت خوب، کاش میں اُسے زیادہ اچھی طرح دیکھ سکتا۔ میں نے اس سے پہلے کبھی ممی نہیں دیکھی۔'' مانی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''اچھا، تم دوبارہ وہاں اندر نہیں جاؤ گے۔ اگر ہم مارے گئے تو امی اور بابا ہماری جان ہی نکال دیں گے۔''

شازی نے مانی کو بازو سے پکڑتے ہوئے معبد کے باہر والے راستے کی طرف کھینچا۔ ''آج کے لئے اتنی مہم جوئی کافی ہے۔ میں گھر جا رہی ہوں اور تم میرے ساتھ چلو گے۔''

''ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔'' لیکن مانی کی خواہش تھی کہ وہ دوبارہ اندر جا کر اُس ممی کو اچھی طرح دیکھ سکے۔

✿✿✿

اس دوران، معبد کے اندر ممی اور اُسکی بلی باتیں کر رہے تھے۔

''اِس کا کیا مطلب ہے، نیلی؟ وہ سچ مچ ایک سرخ بالوں والا لڑکا ہے۔ اور وہ مینڈک؟''

''اتنے سالوں بعد، اس کا کیا مطلب ہے؟''

''شاید یہی ہمارا مطلوبہ شخص ہے، میرے آقا؟'' نیلی نے جواب دیا۔

''ہمیں اور معلومات حاصل کرنی چاہیے۔ اُن کا پیچھا کرو اور اُسے میرے پاس لے کر آؤ۔''

''جی میرے آقا۔'' نیلی راضی ہوگئی اور باہر جانے والے راستے کی طرف چل دی۔

۞ ۞ ۞

اگلے روز نیلی لیکور Luxor میں اپنی جان کو خطرے میں ڈالے ایک بگھی کی چھت سے چمٹی ہوئی تھی۔ ''اُنکا پیچھا کرو۔'' نیلی منمنائی۔'' اُس کے لئے یہ کہنا تو بڑا آسان ہے کہ اُن کا پیچھا کرو لیکن میرا کیا ہوگا؟''

نیلی نے اچانک اپنا سر نیچے جھکا کر بگھی سے قریب کرلیا اور کم سے کم شور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

پچھلی رات نیلی نے مانی اور شازی کا احاطے تک پیچھا کیا۔ احاطے سے باہر ایک درخت پر اُس نے وہ رات بہت ہی بے آرامی سے کاٹی جبکہ گاؤں کے کتے رات بھر درخت کے تنے کے آس پاس اُسکی بو سونگھتے پھر رہے تھے۔

آج علی الصبح مانی اور بابا جان نیچے دریا کی طرف گئے اور ایک کشتی پر سوار ہوگئے۔ نیلی کے خیال میں وہ بھی کافی چالاکی سے اُن کی نظروں میں آئے بغیر کشتی پر سوار ہوگئی تھی۔

وہ لکور تک کشتی میں گئے اور اب نیلی اُن کی بگھی کے چھت سے لٹکی ہوئی تھی، جسے انھوں نے لکور کی بندرگاہ سے لیا تھا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ میں نوجنم لے سکتی ہوں، لیکن یہ بہت ہی مضحکہ خیز صورتحال ہے۔'' نیلی نے شکایت آمیز لہجے میں کہا۔ تبھی اُس نے بگھی کے اندر سے ایک آواز سنی۔ اُس نے اپنا پنجہ مضبوطی سے گاڑا اور بڑبڑانا بند کیا تاکہ وہ ہواؤں کے شور میں آتی ہوئی آواز کو بہتر طور پر سُن کر اندازہ لگا سکے کہ اندر کیا کہا جارہا ہے۔

''یہ یہاں کرناک Karnak ہے، دنیا کا عظیم مقبرہ۔'' بابا جان نے ایک وسیع رقبے کی طرف اشارہ کیا جس میں خندق، ایک پُل اور ایک بڑی دیوار بنی ہوئی تھی۔ یہاں پر گھات میں بیٹھے ہوئے جانوروں کے مجسموں کی ایک قطار دیوار میں بنے ہوئے داخلی دروازے تک رہنمائی کررہی تھی۔

''یہ مجسمے سفینکس Sphinxes کہلاتے ہیں۔''

''میں تمہیں یہاں چھوڑ دونگا تاکہ تم اردگرد پھر کر سب دیکھ لو اور تب تک میں سامان لے آتا ہوں۔ میں دو گھنٹے بعد یہیں تمہیں ان سفینکس کے پاس ملوں گا۔ کیا تم نے اپنا دوپہر کا کھانا اور پانی کی بوتل رکھ لی ہے؟ بابا جان نے پوچھا۔

''جی ہاں! میں ٹھیک ہوں۔''

بگھی داخلی دروازے کے سامنے کھلی جگہ پر رک گئی۔ مانی نے بگھی سے باہر چھلانگ لگائی اور کہا۔''ٹھیک ہے بابا جان، ہم یہاں اُتر جاتے ہیں۔آپ سے دو گھنٹے بعد ملیں گے۔ پریشان نہ ہونا ہم گم نہیں ہوں گے۔''

''یہ سفینکس دیکھے بنٹو، اور یہ بڑی دیوار؟ اس کے پیچھے بہت سارے مجسمے، ستون اور پرانی ریزہ ریزہ ہوتی ہوئی عمارتیں ہیں۔تم بس میرے کندھے پر بیٹھے رہوں اور ہم مزے سے سب کچھ دیکھیں گے۔'' مانی اور بنٹو سفینکس کے درمیان میں چلتے ہوئے داخلی دروازے کی طرف بڑھے۔

''عظیم بلی دیوتا کا شکر ہے کہ یہ سب ختم ہوا'' نیلی نے مانی کو بگھی سے دور جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔''مجھے پتہ نہیں اور کتنی دیر اسی طرح لٹکنا پڑتا۔ میرے پنجے درد کرنے لگے ہیں۔''

''یہ اب کہاں جارہے ہیں؟ یہ سب بھاگنا دوڑنا، اُچھلنا اور لٹکنا...... میرا خیال ہے میں سیدھے سیدھے جا کر اپنا تعارف کروا دیتی ہوں۔ اس طرح مستقبل قریب میں آنے والی بہت سی پریشانیوں سے بچ جاؤں گی۔ اب جب کہ وہ آدمی انہیں چھوڑ کر چلا گیا ہے، ہم کچھ بات چیت کر سکتے ہیں۔''

✿✿✿

میرے خواب ریزہ ریزہ

جو چلے تو جاں سے گزر گئے جیسے خوبصورت ناول کی مصنفہ ماہا ملک کی ایک اور خوبصورت تخلیق ۔میرے خواب ریزہ ریزہ کہانی ہے اپنے ''حال'' سے غیر مطمئن ہونے اور ''شکر'' کی نعمت سے محروم لوگوں کی۔ جو لوگ اس نعمت سے محروم ہوتے ہیں، وہ زمین سے آسمان تک پہنچ کر بھی غیر مطمئن اور محروم رہتے ہیں۔

اس ناول کا مرکزی کردار زینب بھی ہمارے معاشرے کی ہی ایک عام لڑکی ہے جو زمین پر رہ کر ستاروں کے درمیان جیتی ہے۔زمین سے ستاروں تک کا یہ فاصلہ اس نے اپنے خوش رنگ خوابوں کی راہ گزر پر چل کر طے کیا تھا۔بعض سفر منزل پر پہنچنے کے بعد شروع ہوتے ہیں اور انکشافات کا یہ سلسلہ اذیت ناک بھی ہوسکتا ہے۔اس لیے رستوں کا تعین بہت پہلے کر لینا چاہیے۔

یہ ناول کتاب گھر پر دستیاب ہے، جسے رومانی معاشرتی ناول سیکشن میں پڑھا جاسکتا ہے۔

مانی اور بنٹو نے تقریباً ایک گھنٹہ کرناک اور اردگرد گھوم کر گزارا۔ ''بنٹو، تمہیں کیسا لگ رہا ہے؟ کیا یہ مجسمے اور ستون بہت صفائی سے نہیں بنائے گئے؟''

''ہاں! یہ سب بہت حیرت انگیز ہیں، لیکن کیڑے مکوڑے کہاں ہیں؟ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔''

''چہ چہ، بنٹو، تم ہمیشہ بھوکے رہتے ہوں۔ میں تمہیں ایک بات بتاؤں، جب ہم واپس جائیں گے تو میں تمہیں کشتی سے نیچے اتار دونگا۔ جب تک ہم کشتی پر سامان لادیں گے تم اپنے لئے کچھ شکار کر لینا۔ اب ہمیں جلدی کرنی چاہیے، ہمیں کچھ دیر بعد بابا جان سے ملنا بھی ہے۔''

''مانی، دیکھو! ادھر دیکھو!''

''کہاں؟''

''اس بغیر سر کے مجسمے کے اُوپر۔ کیا یہ وہی بلی نہیں ہے جسے ہم نے کل بازار میں دیکھا تھا؟''

''نہیں، وہ نہیں ہو سکتی، کیا ہو سکتی ہے؟ اگرچہ میرا خیال ہے کہ میں نے اس بلی کو آج صبح کشتی گھاٹ پر دیکھا تھا۔ چلو کوشش کرتے ہیں کہ ہم اسے ذرا بہتر طور پر دیکھ سکیں، ہمارے پاس وقت کم ہے۔''

اور اس کے ساتھ ہی مانی اور بنٹو مجسمے کی طرف چل دیئے۔ نیلی نے ایک چھلانگ لگائی اور اپنی دم اُٹھائے چلتی ہوئی اُن سے ملنے کے لئے آگے آ گئی۔

''محتاط رہو، یہ بھوکی لگتی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ میرے جیسے کسی اچھے مینڈک کی تلاش میں ہو کہ اُسے اپنی خوراک بنائے۔'' بنٹو نے مانی کے کان میں سرگوشی کی۔

جیسے ہی وہ اُن سے صحن میں ملی، بلی نے اُن سے سلام دعا کی، ''میرا نام نیلی ہے، آپ کے حال احوال کیسے ہیں۔'' بلی نیچے بیٹھ گئی اور مانی کے جواب کا انتظار کرنے لگے۔

''یہ تو کافی نرم خو دکھائی دیتی ہے۔'' مانی نے بنٹو سے سرگوشی کی۔ ''تم کیسی ہو، میرا نام مانی ہے اور یہ میرا مینڈک دوست بنٹو ہے۔''

''مجھے معاف کیجئے گا میں نے آپ کی باتیں سُن لی۔ آپ کا مینڈک دوست صحیح کہہ رہا ہے۔ میں وہی بلی ہوں جو آپ کو گاؤں میں ملی تھی۔ حقیقت میں، میں معبد کی بلی ہوں۔ میں تمہارا پیچھا کر رہی تھی کیونکہ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ میں سیتھی کے مجسمے کے پاس بیٹھ کر تمہارا انتظار کر رہی تھی، اس سے پہلے کہ تم چلے جاؤ میں تم سے ملنا چاہتی تھی۔ ہمیں ضروری بات کرنا ہے۔''

''ٹھیک ہے، یقیناً ہم بات کر سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے؟ کیا تم ہمارے ساتھ داخلی دروازے تک چلوں گی؟ مجھے اپنے بابا جان کا انتظار کرنا ہے، لیکن میرے پاس ابھی کچھ وقت ہے۔''

''بالکل صحیح ہے۔''

''کیا تم نے یہ کہا تھا کہ یہ سیتھی کا مجسمہ ہے؟'' مانی نے پوچھا۔ ''اس کا سر کہاں گیا؟ یہ وہی سیتھی ہے ناں ابی ڈوس میں موجود سیتھی کے معبد والا۔ صحیح ہے ناں؟''

وہ سب داخلی دروازے سے باہر آئے اور ایک سفینکس کے پاس تھوڑی بات چیت کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔

✿ ✿ ✿

ہیرے کے آنسو

ہیرے کے آنسو ایک نوجوان کی کہانی ہے، جس کے ساتھ اس کے اپنوں نے ہی ظلم کیا تھا۔ ایک دن اچانک اس کی زندگی میں ایک موڑ آ گیا۔ ایک شخص نے اس کے والد کی کوئلے کی کانوں کو قیمتی قرار دیتے ہوئے ثبوت بھی فراہم کر دیا کہ وہاں ہیرے موجود ہیں۔ جھوٹ فریب لالچ اور دھوکہ دہی کے تانے بانے سے بُنی جرم و سزا کے موضوع پر ایک دلچسپ کہانی۔ اثر نعمانی کے تخلیق کردہ سراغرساں ندیم اختر کا کارنامہ۔ **ہیرے کے آنسو** کتاب گھر کے **جاسوسی ناول** سیکشن میں پڑھی جا سکتی ہیں۔

بنٹواس بات سے زیادہ خوش نظر نہیں آتا، مانی نے سوچا۔ جب وہ بیٹھ چکے تو بنٹو نے فوراً مانی کے کندھے سے چھلانگ لگائی اور بلی کے مخالف سمت موجود اسفینکس پر چڑھ گیا۔

جب وہ سب بیٹھ چکے تو بلی کہنے لگی۔

''مانی، میں ایک معبد کی بلی ہوں، میں اور میرا آقا امینہتاپ، سیتھی کے معبد کی حفاظت کرتے ہیں۔''

''تمہارا مطلب ہے وہ ممی!'' بنٹو بڑبڑایا۔

''جب میں نے تمہیں بازار میں دیکھا اور تمہیں خزانے کے بارے میں باتیں کرتے سنا تو مجھے تم میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ یہ میرا فرض ہے، میرا اور میرے آقا کا، کہ ہم معبد کو نقصان پہنچنے سے بچائیں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ، میرا تمام وقت جس کا میں نے تم سے ذکر کیا، ایک سرخ بالوں والے لڑکے اور مینڈک کو ڈھونڈنے میں گزرتا تھا۔ ایک پیشن گوئی ہے کہ یہ لڑکا آئے گا اور معبد کو پھر سے زندگی دے گا۔ اسلئے میرے لئے یہ ہدایات ہیں کہ میں ایسے کسی لڑکے کا دھیان رکھوں اور جب بھی سرخ بالوں والا لڑکا اور مینڈک آئے تو اپنے آقا کو اس کے بارے میں بتاؤں۔''

بنٹو اچھی طرح باتیں سننے کے لئے آگے بڑھ آیا، لیکن وہ بلی کی طرف سے ابھی بھی چوکنا اور محتاط تھا۔

''میرا آقا مقبرہ نہیں چھوڑ سکتا، اسلئے جب تم کل وہاں سے بھاگ آئے تو اس نے مجھے تمہارے پیچھے بھیجا کہ میں تمہیں اُس سے بات کرنے کے لئے واپس معبد میں لے جاؤں۔''

''کیا تمہارا آقا ایک بھوت ہے؟'' مانی نے پوچھا۔ ''وہ ایک ممی کی طرح نظر آتا ہے، ہر طرف سے پٹیوں میں لپٹا ہوا، لیکن مجھے اُس کے اتنے قریب جانے کا موقع نہیں ملا کہ دیکھتا کہ وہ کوئی ٹھوس وجود ہے کہ نہیں۔ میں چلا جاتا لیکن میری بہن مجھے باہر گھسیٹ کر لے آئی اور مجھے اُس کے پیچھے بھاگنا پڑا کیونکہ وہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔''

''بالکل سمجھ میں آتا ہے۔ ایک طرح سے میرا آقا بھوت ہے لیکن وہ ٹھوس وجود بھی ہے۔ وہ جادو جس نے اسے اس کام پر معمور کیا ہے وہ بہت طاقتور ہے۔ وہ اُسی لباس میں ہے جو اُس نے، اُس وقت پہنا ہوا تھا جب اُسے اس کام کے لئے حاضر کیا گیا تھا۔ لیکن اُسکی طاقتیں محدود ہیں،

وہ معبد سے باہر نہیں جا سکتا۔ معبد کی بلی کو ہمیشہ گاؤں میں جا کر اُس کے لئے گاؤں پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔''

''وہ تم سے مل کر اندازہ لگانا چاہتا ہے کہ کیا سیتھی کے دوبارہ آنے کا اور اُسے اس کی فرض سے سبکدوش کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ جیسا کہ کل، جب بنٹو نے تمہیں معبد کی سیر کروائی، تمہیں پتہ چل چکا ہے کہ سیتھی کے بال سرخ تھے اور جب وہ بچہ تھا تو اُس کا ایک پالتو مینڈک بھی تھا۔ اسی لئے میرا آقا تم سے بات کرنا چاہتا ہے، بس اس سے زیادہ کچھ نہیں۔''

''ٹھیک ہے۔'' مانی اپنی جگہ سے اُٹھ گیا۔ ''وہ بابا جان بگھی کے ساتھ آ گئے۔ تم بہتر ہے ہمارے ساتھ ہی چلو، کل صبح میں تم سے معبد میں ملوں گا۔ یہ اُس سے خزانے کے بارے میں پوچھنے کا بہترین موقع ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اُسے مایوسی ہوگی۔ میں سیتھی نہیں ہوں۔ میں تو مانی ہوں۔''

بنٹو اچھل کر مانی کے کندھے پر سوار ہو گیا اور وہ سب بگھی کے پچھلے حصے پر سوار ہو گئے۔ بلی کافی محتاط تھی کہ کہیں بابا جان اُسے نہ دیکھ لیں۔

۞ ۞ ۞

سلگتے چہرے

ضوباریہ ساحر کے جذبات نگار قلم سے ایک خوبصورت ناول...... اُن سُلگتے چہروں کی کہانی جن پر سجی آنکھوں میں انتظار کا عذاب لو دے رہا تھا۔ ایک ایسی لڑکی کی داستان حیات جسے اپنے خوابوں کو کچل کر میدانِ عمل میں آنا پڑا۔ اس کے نرم سجل جذبوں پر فرض کا ناگ پھن کاڑھے بیٹھا تھا۔ اس لئے محبت کو جانچنے پرکھنے کے فن سے وہ ناواقف تھی۔ لیکن اس سب کے باوجود دل کے ویرانے میں کہیں ہلکی ہلکی آنچ دیتا محبت کا جذبہ ضرور موجود تھا۔ وہ جو سائے کی طرح قدم قدم اسکے ساتھ رہا اس پر بیتنے والی ہر اذیت کو اُس نے بھوگا۔ وہ ادھوری لڑکی اُسے جاننے اور پہچاننے کی کوشش میں لگی رہی۔ مگر وہ عکس کبھی پیکر بن کر اسکے سامنے نہیں آیا اور جب وہ سامنے آیا تو بہت دیر ہو چکی تھی؟؟

یہ ناول کتاب گھر پر جلد آ رہا ہے، جسے رومانی معاشرتی ناول سیکشن میں پڑھا جا سکے گا۔

اُس شام جب وہ سب کشتی میں سوار ہو کر واپس ابی ڈوس پہنچے، مانی نے سوچا کہ یہ سب افریقہ کی مہماتی کہانیوں کی طرح ہے۔ پورے چاند کی روشنی میں دریائے نیل پر کشتی چلاتے ہوئے، مانی کو اُن مقامیوں کے ڈھول کی آوازیں تک سنائی دینے لگی جو انہیں دریا کے کنارے دیکھ کر چوکنے ہو کر آگے اطلاع بھجوا رہے تھے۔

''مانی۔ مانی۔'' باباجان کی آواز نے اسے جاگتے آنکھوں کے خواب سے جگایا۔ ''تمہیں یہ بلی کہاں سے ملی؟ یہ خونخوار تو نہیں لگتی لیکن وہاں کرناک میں کوئی اسے تلاش تو نہیں کر رہا ہوگا؟

''اوں، نہیں، باباجان۔ اس صبح یہ گاؤں سے ہمارے پیچھے آئی تھی۔ یہ وہاں بندرگاہ سے نیچے اتری تو کشتی میں پھنس گئی ہوگی۔ یہ وہی بلی ہے جو ہمیں بازار میں ملی تھی۔ میں جب کشتی کھولنے کے لئے گیا تو یہ مجھے کشتی کی اگلے حصے میں نظر آئی۔ یہ تمام دن ضرور یہیں پھنسی رہ گئی ہوگی۔''

باباجان نے صرف اپنا سر ہلایا۔

مانی نے سوچا کہ یہ بہت اچھی وضاحت ہے اگرچہ کہ تھوڑا سا جھوٹ ہے۔ وہ انھیں سچ نہیں بتا سکتا تھا۔ اگر وہ انہیں ممی کے متعلق بتاتا تو وہ ہرگز اس کا یقین نہ کرتے بلکہ اور برا ہو سکتا تھا کہ وہ مانی کو معبد میں جا کر ممی سے ملنے سے منع کر دیتے۔ وہ شاید شازی کو بتا دے۔ وہ اس بات کو سمجھ سکتی تھی۔ اُس کے خیال میں اس میں کوئی خطرے والی بات نہیں تھی لیکن اُسے بہرحال کسی شخص کو تو اس کے بارے میں بتانا تھا۔ لیکن باباجان کو یقیناً وہ یہ بات نہیں بتا سکتا تھا۔

مانی نے دیکھا کہ نیلی مستول پر چڑھ رہی ہے اور اُسکا پنجہ ایک پتنگے پر ہے۔ بنو اوپر اچھل اچھل کر اُسے دیکھ رہا تھا۔ لکسر گھاٹ تک پہنچتے پہنچتے نیلی اور بنو میں صلح ہو چکی تھی۔ بنو اگلی صبح مانی کے ساتھ آنے پر راضی ہو گیا اور نیلی اس بات پر راضی ہو گئی کہ اُسے نہیں کھائے گی۔

مانی نے سوچا سب کچھ درست ہے اور اپنے آپ مسکرا دیا۔

۞۞۞

اگلی صبح نیلی نے معبد میں موجود ایک گودام تک مانی اور بنٹو کی رہنمائی کی، اور ممی کو پکارنے لگی۔ ''آقا، میں اسے لے آئی ہوں، لیکن یہ وہ نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہوں۔'' نیلی نے کہا۔ ''یہ سیتھی کی روح نہیں ہے۔''

مانی نے ممی کو بڑے بڑے مٹکوں کے پیچھے سے نمودار ہوتے ہوئے دیکھا، اور پھر اُسے نیلی سے باتیں کرتے ہوئے سنتا رہا۔

''اوہ، میں سمجھ گیا۔ لیکن یہ وہی لڑکا ہے جس کے بال شعلوں کی طرح ہیں اور جو مینڈک کا محافظ ہے۔ ہوسکتا ہے مجھے تفصیلات کے بارے میں غلط فہمی ہوئی ہو، لیکن مجھے یقین ہے کہ اب پیشن گوئی سچ ہونے کا وقت آ گیا ہے۔'' ممی نے مانی اور بنٹو کی طرف پرسوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''ام..... معاف کیجیے گا، لیکن میں کوئی پیشن گوئی نہیں ہوں، میرا نام مانی علی ہے، اور یہ مینڈک بنٹو ہے، اور اس کے پردادا کے پردادا کے پردادا مینڈک کروکس تھے۔''

مانی تھوڑا سا ڈرا ہوا تھا، لیکن وہ وہاں مٹی کے مادھو کی طرح بھی نہیں کھڑا رہ سکتا تھا۔ اُسکی بطور ایک مہم جو اور خزانے کا متلاشی ایک الگ حیثیت تھی جسے اُسے بچانا تھا۔

''میں دیوتا آمون کے نام پر تمھیں خوش آمدید کہتا ہوں، خدا تمہارے کھیت ہمیشہ زرخیز رکھے!'' ممی نے کہا۔ ''میں آمنہاتپ ہوں۔ میں روح کی شکل میں رہ کر اس معبد کی حفاظت کرتا ہوں۔ جب تک میں اس معبد کی حفاظت کر رہا ہوں تب تک کوئی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔'' وہ مسکرایا اور اُس کے مسکرانے سے ایسی آواز پیدا ہوئی جیسے کہ لکڑی کی جھولنے والی کرسی چرچراتی ہے۔ ''تم یہ تو مانو گے کہ یہ بھیس بہت زیادہ متاثر کرتا ہے۔ لیکن تمہارے معاملے میں، میں معذرت خواہ ہوں کہ تمھیں اور تمہاری بہن کو ڈرایا۔''

''آہم..... آہم.....'' بنٹو نے اپنا گلا صاف کیا۔

''اور اس کے ساتھ میں تم سے بھی معذرت خواہ ہوں، بنٹو۔'' ممی نے اپنی بات میں اضافہ کیا۔

''میرے آقا، یہ ایک پیشن گوئی ہے کہ ایک لڑکا معبد کو دوبارہ زندگی دے گا اور سیتھی کی لافانی شہرت کا باعث بنے گا۔ جب میں نے تم کو

دیکھا تو مجھے ایسا ہی لگا کہ میں دوبارہ سیتھی کو اُسکے لڑکپن میں اُسکے پالتو مینڈک کروکس کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے اُس کے بال سرخ تھے۔ مینڈک کے نہیں بلکہ سیتھی کے۔''

بنٹو کی طرف دیکھتے ہوئے ممی نے مزید کہا۔''کروکس باغوں میں جا کر کیڑے مکوڑے پکڑنے کا عادی تھا لیکن جب سیتھی نے اُسے معبد کی دیوار پر جگہ دی تو وہ اپنے بارے میں خوش فہمی میں مبتلا ہو گیا۔ اب وہ کیڑے مکوڑے پکڑنے کے لئے غلاموں کو رکھنا چاہتا تھا۔''

دوبارہ مانی کی طرف دیکھتے ہوئے ممی بولی۔''اوہ خیر، یہ سالوں پہلے کی باتیں ہے، اور اب تم آ گئے ہو۔ اسلئے مجھے یقین ہے کہ تم ہی پیشن گوئی والے لڑکے ہو۔ مانی علی۔''

''اور یہی وجہ ہے کہ تم مجھے دیکھ سکے۔ میں زیادہ تر معبد میں آنے والوں کے سامنے خود کو ظاہر نہیں کرتا جب تک کہ کوئی معبد کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ مجھے علم تھا کہ مجھے تم سے ضرور بات کرنی ہے اور میں مقبرہ چھوڑ کر باہر نہیں جا سکتا، اسلئے جب تم ڈر کر بھاگ گئے تو میں نے نیلی کو تمہارے پیچھے بھیجا۔'' وہ نیچے اُتر کر نیلی کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

مانی نے جلدی سے تصیح کی۔''شازی بھاگی تھی، میں تو اس کے پیچھے گیا تھا کیونکہ وہ میری بہن ہے اور وہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔''

''تمہیں معلوم ہے کہ میں معبد کا خزانہ تلاش کرنا چاہتا ہوں، تمہیں اس کا علم ہے کہ نہیں؟'' مانی نے مزید کہا۔''اگر تم اسکی حفاظت کر رہے تھے، تو تم نے مجھے ڈرا کر بھگانے کی کوشش کیوں کی؟'' مانی نے اپنی طرف سے ذرا بہادری اور عزم واستقلال کا مظاہرہ کیا۔

''پیشن گوئی میں خزانے کے بارے میں کوئی واضح بات نہیں ہے، لیکن مینڈک ایک خاص نشان ہے کہ تم ہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہو۔ تم وہی کرو جو تمہارے خیال میں بہتر ہے، مجھے تو تمہاری مدد کرنی ہے اور تم جو کچھ بھی کرو گے اُس سے وہ پیشن گوئی پوری ہو جائے گی۔'' ممی نے جواب دیا۔

''میں صرف ایک 'نشانی' ہوں....'' بنٹو اپنے پردادا مینڈک کروکس کے بارے میں رائے زنی سن کر برہمی سے منمنایا۔''لیکن مجھے دوبارہ بھوک لگ رہی ہے۔ مجھے نیچے اتارو تا کہ میں آس پاس کچھ شکار ڈھونڈ سکوں۔ میرا خیال ہے کہ میں نے ان مٹکوں کے نزدیک دو موٹے موٹے پتنگے دیکھے تھے۔''

مانی نے بنٹو کی نیچے اُتارا اور ممی کی طرف چل پڑا، اُس نے اپنا ہاتھ مصافحہ کرنے کے لئے بڑھایا۔''تم سے مل کر مسرت ہوئی، میں خوش ہو کہ مجھے خزانہ ڈھونڈنے کے لئے تمہاری مدد مل گئی۔''

✿✿✿

''اب سجاوٹ والے ہال کی طرف چلتے ہیں، تمہاری بہن وہاں تمہارا انتظار کر رہی ہوگی۔'' ممی نے اُن کے ساتھ معبد میں آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ نیلی دُم اٹھائے چلتی ہوئی اُن کی رہنمائی کر رہی تھی۔ بنٹو اچھل اچھل کر دیواروں میں کیڑے مکوڑے دیکھتا ہوا اُن کے ساتھ چل رہا تھا۔ جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے شازی انہیں دیکھ کر چونک گئی۔

''مانی، یہ وہی ممی ہے! تم کیا کر رہے ہو، بھاگو!''

''نہیں شازی، رک جاؤ، سب کچھ ٹھیک ہے۔ ایک خوفزدہ بلی کی طرح مت بنو۔''

''معاف کرنا، نیلی،'' مانی نے مزید کہا۔

''بالکل صحیح ہے۔'' نیلی نے جواب دیا۔

''شازی....ممی سے ملو، اور یہ انکی بلی ہے، نیلی۔ یہ جانتے ہیں کہ خزانہ کہاں ہے۔''

''میرے نوجوان آقا، مجھے اپنی کہانی سنانے دو اور تب پھر ہم خزانے کے متعلق بات کریں گے۔''

''یقیناً، تم سناؤ۔'' مانی نے مڑ کر شازی کی طرف دیکھا جو بالکل بھی خوش نظر نہیں آ رہی تھی۔ ''تم ٹھیک تو ہو؟''

''میرا نام آمنہتاپ ہے۔'' ممی نے کہا ''تم جو مجھے یہاں دیکھ رہے ہو تو میں معبد سے ملحقہ کھیتوں کی نگرانی کرتا تھا۔ میں ذمہ تھا کہ یہ دیکھو کہ خشک موسم میں کھیتوں کی شیڈف سے آبپاشی کی جائے، مال مویشیوں کی صحیح طرح دیکھ بھال کی جائے، اور روزمرہ استعمال اور فروخت کرنے کے لئے مچھلیاں پکڑی جائیں۔''

''تم یہاں ایک لمبے عرصے سے ہو، تقریباً ۳۰۰۰ سال سے۔'' شازی نے کہا۔

''ہاں، لیکن خزانے کا کیا بنا؟'' مانی نے لقمہ دیا۔

''تمہیں یقین ہے کہ یہاں خزانہ موجود ہے، مجھے بھی اسکا یقین ہے لیکن وہ کہاں پر ہے مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ میں نے سیٹھی سے پہلے ہی یہ دنیا چھوڑ دی تھی۔ جب میری روح کو بلا کر یہ کام سونپا گیا تو اس وقت تک سیٹھی خود بھی عالم ارواح میں جا چکا تھا۔ معبد میں آنے والے بہت سے

لوگ خزانے کا ذکر کر چکے ہیں لیکن آج تک کوئی اسے تلاش نہیں کر سکا۔"

"زبردست، اس کا مطلب ہے کہ خزانہ یہیں کہیں آس پاس ہی ہے!" مانی جب بولا تو اس کی آنکھوں میں ایک چمک لہرائی۔

"جی ہاں، میرے نوجوان آقا، لیکن صرف سیتھی ہی جانتا ہے کہ وہ کہاں پر ہے، تمہیں اُس سے ہی پوچھنا پڑے گا۔"

"ٹھیک ہے، میرا خیال ہے کہ وہ اکثر یہاں آتا ہوگا، مقبرہ اور یہ سب کچھ اُسی کی ملکیت ہے۔ ہمیں بس یہاں اُس کے نمودار ہونے تک اُسکا انتظار کرنا ہے۔" مانی نے تجویز پیش کی۔

"کاش ایسا ہو سکے، سیتھی کی روح ایک دفعہ رات کو ان ہال کمروں میں سے گزری تھی لیکن اب میں نے اُسے بہت سالوں سے یہاں نہیں دیکھا۔ جب سے کاہنوں نے اس احرام کو ترک کیا ہے، سیتھی کی روح اپنے روحانی در سے گزر کر یہاں نہیں آسکی ہے۔" ممی نے مانی اور شازی کے پیچھے موجود منقش دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

"ہوسکتا ہے کہیں کوئی اور راستہ ہو، کسی اور جگہ پر، لیکن اس سلسلے میں، میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا، مجھے ہر وقت یہاں معبد کے اندر موجود رہنا پڑتا ہے۔ پس تمہیں سیتھی کی روح سے بات کرنے کے لئے کوئی راستہ خود سے ڈھونڈنا پڑے گا۔"

✿ ✿ ✿

چنگیز خان

چنگیز کی زندگی اور فتوحات تاریخ کا ایک ایسا باب ہے جسے پڑھے بغیر تاریخ کا سفر مکمل نہیں ہوتا۔ اس کا شمار انسانی تاریخ کے عظیم فاتحین میں سے ہوتا ہے۔ گو اس کا تعلق وحشی قبائل سے تھا لیکن وہ ایک ممتاز درجے کا وحشی تھا۔ وہ صرف تلوار کی زبان ہی نہ جانتا تھا بلکہ از روئے ضرورت ٹریک ٹو ڈپلومیسی بھی بروئے کار لاتا۔ 1219 سے 1225 تک کے درمیانی عرصے میں چنگیز نے ترکستان کے راستے ایران اور افغانستان، دوسری طرف پامیر کی پہاڑی چوٹیوں سے سندھ کے کناروں تک آذربائیجان، کاکس اور جنوبی روس کے علاقے کی مہمات سر کیں...... چنگیز خان کی تاریخ آپ کتاب گھر کے **تحقیق و تالیف** سیکشن میں جلد ہی پڑھ سکیں گے۔

اسکے بعد شازی، مانی، نیلی اور بنٹو معبد کے داخلی دروازے کی طرف چل دیے۔ ''مجھے پتہ ہے کہ خزانہ یہی پر ہے اور پیشن گوئی کے مطابق میں ہی اُسے ڈھونڈ وگا۔ اب بس ہمیں یہ کرنا ہے کہ ہم سیتھی سے اس کے بارے میں پوچھیں۔''

''اور یہ تم کیسے کروگے، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے، محترم پیشن گوئی والے صاحبزادے؟''

''ہام، ایسا نہیں لگتا کہ وہ دوبارہ یہاں نظر آئے گا۔ اس کے 'روحانی در' سے ممی کی کیا مراد تھی؟''

''ہاں، ایک روحانی دروازہ، یا پھر مصنوعی دروازہ، جس سے گزر کر روح رات کو اپنے معبد سے باہر آجاتی ہے اور گھومتی پھرتی ہے۔ یہ کوئی حقیقی دروازہ نہیں ہوتا، بس اسے دیوار میں نقش کر کے بنا دیا جاتا ہے، اور سیتھی کا دروازہ بھی ایسا ہی ہے۔''

''اے تم دونوں،...'' بنٹو ٹرایا'' چلو باہر جھیل کے پاس چلتے ہیں۔ میں بھوکا ہوں اور میرے اس وقت کے کھانے کی فہرست میں ڈریگن فلائیز شامل ہیں۔ یہ مصالحہ دار ہوتی ہیں اور میرے سینے میں جلن کرتی ہیں لیکن اسکا ذائقہ بوووووہت مزیدار ہوتا ہے!''

''بالکل صحیح، تم بس میری پیٹھ پر سے چھلانگ لگا کر اترو اور ہمیں راستہ بتاؤ۔'' نیلی نے کہا۔

''یہ تو کسی طرح بھی نہیں ہوسکتا، جب میرے پاس سواری ہو تو میں کبھی بھی کودتا ہوا نہیں جاتا۔'' بنٹو نے جواب دیا۔

''کیا تم نے پتنگے وغیرہ نہ کھانے کے بارے میں کبھی سوچا ہے؟ تم ایک بھاری بھرکم مینڈک ہو۔'' نیلی نیچے بیٹھتے ہوئے اپنے کندھے کے اُوپر تیز نظروں سے گھورتے ہوئے غرائی۔

بنٹو اُس کا اشارہ سمجھ گیا اور اُس کی پیٹھ پر سے کھسک کر اُتر آیا۔ وہ جلدی سے کود کر مانی اور شازی کے طرف دوڑ گیا۔

''ٹھیک ہے،...'' وہ جیسے ہی باہر صحن میں نکلے، مانی نے سلسلہ کلام جوڑتے ہوئے کہا۔ ''تو وہ اب یہاں باہر نہیں آتا۔ میں کس طرح اُس سے بات کرونگا؟''

❂❂❂

معبد کے صحن میں مانی اور شازی جا کر سیکمٹ Sekmet، شیروں کی دیوی کے مجسمے کے قدموں کے پاس بیٹھ گئے اور سوچنے لگے۔ اور سوچتے ہی رہے۔

''دروازے پر دستک دینے کے بارے میں کیا خیال ہے، یا کچھ اور؟''

''ٹھیک ہے، تم کوشش کر سکتے ہو، لیکن میرا نہیں خیال کہ سیتھی دو دروازے پر ہونے والی دستک کا جواب دے گا۔ آخر وہ ایک عظیم اور بااختیار فرعون ہے۔ ہمیں جو کچھ بھی کرنا ہے کسی معزز طریقے سے کرنا ہے ورنہ وہ ہمیں خزانے کے بارے میں نہیں بتائے گا۔''

''اوہ، ٹھیک ہے، سر جھکا کر، گھٹنوں پر جھک کر اور اس طرح کا کچھ کر کے، ہونہہ؟''

''ہاں، مانی سر جھکا کر اور اسی جیسی کچھ دوسری تعظیمات۔''

''ٹھیک ہے، ہم اُس سے ایسے ہی بات کریں گے جیسے لوگ تب کرتے تھے جب وہ فرعون تھا۔ کیا لوگ تب بھی خاص رعایت لینے کے لئے اُس کے پاس نہیں جاتے تھے؟''

''ہاں ٹھیک ہے، وہ سولومن اور دوسرے بادشاہوں کی طرح کا ہی بادشاہ تھا۔ لوگ اُس کے دربار میں اس سے فیصلے کروانے یا اُس سے سفارش کروانے جاتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ تم اب بھی اُس کی روح سے بات کر سکتے ہوں اور اُس سے اُن چیزوں کے بارے میں پوچھ سکتے ہوں۔ اگر وہ اپنا یہ دروازہ استعمال نہیں کرتا تو ہو سکتا ہے وہ قریبی کسی اور معبد میں ہو۔ اگر ہمیں اُس کا کوئی مجسمہ مل جائے تو ہو سکتا ہے وہ اس کے ذریعے ہم سے بات کر لے۔ لیکن مجھے تو اب تک یہاں قریب میں اسکا کوئی مجسمہ نظر نہیں آیا۔''

''میں نے ایک مجسمہ دیکھا تھا!'' مانی پر جوش انداز سے بولا۔ ''وہاں کرناک میں۔ وہ بلی اُس کے نزدیک کھڑی تھی۔'''' لیکن اسکا سر نہیں تھا۔'' اُس نے آہ بھری۔ ''میرا نہیں خیال کہ وہ کانوں کے بغیر ہماری بات سُن سکے گا۔'' مانی بنٹو کو ایک ڈریگن فلائی پر جھپٹتے ہوئے دیکھنے لگا۔

''نہیں، شاید نہیں۔'' شازی نے بھی آہ بھری۔

✿✿✿

وہ ابھی صحن میں ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک شازی نے توجہ دی کہ وہاں کچھ اور چیزیں بھی پڑی ہوئی ہیں۔

''مانی، مانی، سر یہاں پڑا ہوا ہے!'' شازی نے کہا۔

''اُونہہ؟'' مانی نے مڑ کر کہا۔

''سر۔ یہ سیتھی کے سر ہیں۔ یہ انھوں نے اس لئے بنائے تھے کہ اگر مجسموں میں سے کسی کا سر ٹوٹ جائے تو وہ اسے بدل کر وہاں لگا دیں۔ سارے مجسمے تو لے جائے جا چکے ہیں لیکن یہ سر ابھی بھی یہاں پڑے ہیں۔''

''ٹھیک ہے۔'' مانی نے آہستہ سے کہا۔ ''لیکن کیا ہم صرف سر سے بات کر سکتے ہیں اور اس سے خزانے کے متعلق پوچھ سکتے ہیں؟ ایک سر کے آگے جھک کر تعظیم دینا تو کافی مضحکہ خیز لگتا ہے۔''

''نہیں، مانی، ہم انھیں ایک ساتھ جوڑ دیں گے۔ ہم سر کو وہاں کرناک لے جا کر بغیر سر کے مجسمے کے ساتھ جوڑ دیں گے۔ اگر تم کئی سو سال تک بغیر سر کے رہ رہے ہوتو کیا تمہارا خیال نہیں ہے کہ یہ سر تمہارے لئے بہترین تحفہ ہوگا؟ اور ہو سکتا ہے کہ اگر جسم اور سر ایک ساتھ ہو تو فرعون ہمارے سوالوں کا جواب دے دے۔''

''اچھا...'' مانی نے بے یقینی سے جواب دیا۔ ''ہم کوشش کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم وہاں تک سر کو لے کر کیسے جائیں گے؟ اور کیا کوئی ہمیں اسے کرناک کے اندر لے جانے دے گا؟''

''ہم بابا جان اور اُن گاؤں والوں سے مدد لے سکتے جو ہمارے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور مانی، ہمیں وہاں رات کے وقت جانا پڑے گا جب روح وہاں گھومتی پھرتی ہے۔'' شازی نے کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے اضافہ کیا۔

''اوہ، میں خوفزدہ نہیں ہو، مجھے معلوم ہے کہ جادوئی کام رات کو ہی ہوتے ہیں۔ اور ان سب کے علاوہ، میں وہ لڑکا ہوں جس کے بارے میں پیشن گوئی کی گئی ہے اسلئے وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

شڑاپ! بنٹو نے اپنی لمبی زبان منہ سے باہر نکال کر ایک رسیلی ڈریگن فلائی پکڑی جس کے لئے وہ گھات لگائے ہوئے تھا۔

''یم یم....یم یم۔۔ میں نے سنا ہے کہ وہاں کرناک میں رات کی روشنی میں بہت سارے پروانے اڑتے ہیں۔'' اُس نے ڈریگن فلائی کھاتے ہوئے کہا۔

اُس رات کرناک کے اندھیرے صحن میں، باباجان شازی اور مانی کو سیتھی کا سر اُس کے بغیر سر کے مجسمے کے قدموں میں رکھتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ مانی نے کیا کہانی سنائی تھی...... ممی، خزانہ اور پیشن گوئی! پہلے پہل انھوں نے اسے سنجیدگی سے نہیں لیا لیکن ان کے عملے کا فورمین جواُن کی باتیں سن رہا تھا، پرجوش انداز میں کہنے لگا۔

''سیتھی کے خزانے کی پیشن گوئی! کئی نسلوں سے یہ کہانی ہمیں سنائی جارہی ہے۔ اسکی بات سنو، مجھے لگتا ہے یہ وہی ہے جو بار بار معبد کے چکر لگاتا ہے۔ اور اسکے سرخ بال! یقیناً یہ سیتھی کی نشانی ہے!'' فورمین باآواز بلند بول رہا تھا اور سب لوگ اُسکی بات سن رہے تھے۔

اچھا، یہ کیا کرسکتا ہے؟ اُنھوں نے اُن لوگوں سے پوچھا کہ کیا وہ مانی کی مدد کرنا چاہتے ہیں، اور اُن سب نے کہا، ہاں۔ وہ ساری دوپہر سفر کر کے لکثور پہنچے اور اب کرناک تک پہنچتے پہنچتے رات ہوگئی تھی۔

سیاحوں کی عمومی سیر کے لئے روشنیاں جلادی گئی تھیں لیکن یہاں بس تھوڑی بہت روشنی ہی تھی۔

مانی کے باباجان ابھی تک حیرت زدہ تھے۔

تمام لوگ آپس میں سرگوشیاں کررہے تھے۔ شازی نے کوئی چیز اٹھا کر مجسمے پر رکھ دی۔ اوہ ہاں، یہ تو وہی مینڈک ہے جو مانی کو جب سے ملا ہے وہ اسے اپنے ساتھ لئے پھرتا ہے۔ اور یہاں معبد کی بلی بھی موجود ہے، شاید یہاں تک مانی کی پیٹھ پر سوار ہوکر آئی ہے۔

''ٹھیک ہے، مانی، شازی، مجسمے کے پاس سے ہٹ جاؤ اور دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔ تقریباً آدھی رات ہوچکی ہے اور یہ اس قسم کے کاموں کے لئے بہترین وقت ہے۔'' باباجان بولے۔

وہ سوچ رہے تھے کہ اس وقت اُن سب کو اپنے گھر میں اور اپنے بستروں میں ہونا چاہیے تھا، لیکن تمام آدمی اپنے سر ہلاتے ہوئے مجسمے کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ اُن نے سنا شازی الٹے قدموں واپس آتے ہوئے سرگوشی میں کچھ کہہ رہی تھی۔

شازی نے سر کو احتیاط سے مجسمے کے قدموں کے پاس رکھ دیا۔

''اے عظیم سیٹھی! ہم تمہارے لئے یہ تحفہ لائے ہیں اور تم سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری التجا سن لو۔'' شازی نے الٹے قدموں واپس آتے ہوئے کہا۔

شازی نے دیکھا کہ سر دھندلا ہوتا جا رہا ہے جیسے کہ وہ کہر میں گھر گیا ہو اور پھر اس نے چمکنا شروع کر دیا۔

''مانی، دیکھو، یہ کام کر رہا ہے!''

تبھی سارا مجسمہ چمکنے لگا اور ایک سائے جیسا سر بغیر سر کے مجسمے کے کندھوں پر نمودار ہو گیا۔

بنٹو نے ایک نظر دیکھا اور چھلانگ لگاتے ہوئے ٹرٹرایا۔ ''دیکھو اب روشنی ہو رہی ہے۔''

نیلی بھی اس سے زیادہ پیچھے نہیں تھی، اُس نے مجسمے کے قدموں کے پاس سے چھلانگ لگائی اور اُتر کر صحن کے باہر والے کنارے تک پہنچ گئی۔

❁❁❁

مانی کا حلق خشک ہوگیا۔ ''اوہ خدایا!'' وہ حیرت سے چلایا۔ ''یہ کام کر رہا ہے۔'' اُس نے الٹے قدموں واپس مڑتے ہوئے مجسمے پر ایک نظر ڈالی۔ اپنے پیچھے اُس نے دیہاتیوں کی آوازیں سنیں جو جوشیلے انداز میں آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔

اُن کے دیکھتے ہی دیکھتے مجسمہ ٹھوس اور چمکدار شکل اختیار کر گیا۔ صحن مجسمے سے نکلنے والی روشنی سے منور ہوگیا۔ اور تب... روشنی اور چمکدار ہوگئی، اور ایک روشن سفید تاج نمودار ہوا... اور ہیروں سے مرصع مفلر اور آخرکار... ایک فرعون۔

''آہ اے عظیم اور طاقتور فرعون، مہربانی کر کے مجھے مینڈک نہ بنانا!'' یہ بنٹو تھا جو ڈر کے مارے پھدک کر بھاگا گیا تھا۔

''یہ کیا بےوقوف چیز ہے؟ یہ تو پہلے ہی ایک مینڈک ہے۔'' سیٹھی کی بلند اور واضح آواز سنائی دی۔

سیٹھی اُس سے مخاطب تھا اور مانی کو احساس ہوا کہ وہ وہاں بےوقوفوں کی طرح منہ کھولے کھڑا ہے۔ اچانک اُس نے محسوس کیا کہ شازی نے آگے بڑھ کر اُسے بازو سے کھینچا اور اپنا سر جھکانے لگی۔ اوہ، ہاں، مانی کو خیال آیا، تعظیم بھی تو دینی تھی۔

''اے عظیم فرعون، ہم یہاں آپ سے مدد مانگنے آئے ہیں۔'' مانی نے شازی کے ساتھ تعظیم سے جھکتے ہوئے کہا۔

''آہ، تو یہ تم ہو جس نے مجھے اتنی عرصے بعد دوبارہ بلایا ہے۔'' فرعون نے ان کی طرف دیکھا۔

''ستاروں کو دوبارہ چمکتے ہوئے اور شبینہ ہواؤں کو دریائے نیل کے اوپر چلتے ہوئے دیکھنا کتنا اچھا لگ رہا ہے۔ مجھے دوبارہ ظہور میں لانے کے لئے تمہارا شکریہ۔''

''اب، تمہاری کونسی التجا ہے؟''

اور فرعون کھڑے ہو کر اُن کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

❁ ❁ ❁

''تو ٹھیک ہے محترم فرعون، ہم آپ کے خزانے کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔ گاؤں کے لوگوں کی مدد کرنے کے لئے ہمارے لئے اسے ڈھونڈنا ضروری ہے۔''

شروع کے چند لمحے تعظیم وغیرہ دینے کے بعد، وہ سیٹھی سے ایسے باتیں کرنے لگے جیسے وہ اُن کے گھر رات کے کھانے پر آیا ہوا کوئی مہمان ہو جسے اُن کے والدین نے مدعو کیا تھا۔

حتی کے بنو بھی اب تھوڑا کم خوفزدہ تھا۔ مانی نے اُسے اُوپر اُٹھایا تو وہ آسانی سے اُس کے کندھے کی پشت پر سوار ہو گیا، لیکن مانی نے جب کن انکھیوں سے اُسے دیکھا تو وہ کندھے کے اُوپر سے جھانک جھانک کر فرعون کو دیکھ رہا تھا۔

''جی ہاں....'' شازی نے اپنی بات اضافہ کیا۔ ''بہت سے لوگوں کو کام تلاش کرنے کے لئے گاؤں کو چھوڑ کر باہر جانا پڑتا ہے۔ اگر ہمیں آپ کا خزانہ مل گیا تو ہم اُسکی نمائش کریں گے اور سیاح اُسے دیکھنے کے لئے گاؤں میں آئیں گے تو سب لوگوں کو گھر بیٹھے ہی کام مل جائے گا۔''

مانی کی توجہ بابا جان اور گاؤں والوں کی طرف گئی جو پیچھے اس انتظار میں کھڑے تھے کہ دیکھیں اب آگے کیا ہوتا ہے۔ مانی سوچ رہا تھا کہ شاید یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پیشن گوئی میں میرا ذکر ہے تو مجھے ہی اس معاملے کو دیکھنا چاہئے۔

''یہ 'سیاح' کیا ہوتے ہیں؟'' سیٹھی نے پوچھا۔

''یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف علاقوں سے مصر کی سیر کرنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ لوگ یہاں آپکی اور دوسرے فرعونوں کی بنائی ہوئی خوبصورت چیزوں کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔'' مانی نے بتایا۔

''اور وہ اُن فرعونوں کے نام ہمیشہ یاد رکھتے ہیں جن کا زیادہ سے زیادہ خزانہ نمائش کے لئے موجود ہوتا ہے۔'' شازی نے نیلی کا بوجھ ایک کندھے سے دوسرے کندھے پر منتقل کرتے ہوئے مزید بتایا۔

''ہوں ں ں ں ں ں۔'' سیٹھی نے غور کرتے ہوئے کہا۔ ''بہت سالوں سے خزانہ پوشیدہ ہی ہے۔ اُس میں کئی خوبصورت چیزیں موجود ہیں۔'' اور تب ایسا لگا جیسے اُس نے بتانے کا ارادہ کر لیا ہو۔

''اے سرخ بالوں والے لڑکے، یہ میں صرف تمہارے لئے بتا رہا ہوں:
سارے دروازے مصنوعی نہیں،
سارا خزانہ ابھی کھویا نہیں،
مصر کے اصلی خزانے کو ہاتھ لگاؤ،
اور اپنی منزل کو پہنچ جاؤ۔''

فرعون نے اپنے ہاتھ سینے پر باندھے، تیرتا ہوا واپس اپنے چبوترے پر گیا اور پھر غائب ہو گیا۔
اچانک سب لوگوں نے بولنا شروع کر دیا، سوائے نیلی کے وہ شازی کے کندھے پر بیٹھی سو رہی تھی۔
''اُس کا یہ کہنے کا کیا مطلب تھا؟''
''سیٹھی نے ابھی بھی اپنے خزانے کو بچا لیا ہے۔ ہمیں اس پہیلی کے بارے میں قبیلے کے سردار سے پوچھنا چاہیے۔'' فورمین نے کہا۔
مانی جانتا تھا کہ اُسے اس کے بارے میں کس سے پوچھنا چاہئے۔ اگلی صبح جو پہلا کام اُس نے کیا وہ یہ تھا کہ وہ ممی سے ملاقات کرنے کے لئے چل دیا۔

✿✿✿

جو چلے تو جاں سے گزر گئے

ماہا ملک کا یہ خوبصورت ناول ہمارے اپنے ہی معاشرے کی کہانی ہے۔ اسکے کردار ماورائی یا تصوراتی نہیں ہیں۔ یہ جیتے جاگتے کردار اسی معاشرے کا حصہ ہیں۔ زندگی کی راہوں میں ہم سے قدم قدم پر ٹکراتے ہیں۔ یہ کردار محبت کے قرینوں سے بھی واقف ہیں اور رقابت اور نفرت کے آداب نبھانا بھی جانتے ہیں۔ انہیں جینے کا ہنر بھی آتا ہے اور مرنے کا سلیقہ بھی۔ خیر و شر، ہر آدمی کی فطرت کے بنیادی عناصر ہیں۔ ہر شخص کا خمیر انہی دو عناصر سے گندھا ہوا ہے۔ ان کی کشمکش غالب ایسے شاعر سے کہلواتی ہے۔ آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا۔

آدمی سے انسان ہونے کا سفر بڑا کٹھن اور صبر آزما ہوتا ہے۔ لیکن ''انسان'' درحقیقت وہی ہے جس کا ''شر'' اس کے ''خیر'' کو شکست نہیں دے پایا، جس کے اندر ''خیر'' کا الاؤ روشن رہتا ہے۔ یہی احساس اس ناول کی اساس ہے۔ **جو چلے تو جاں سے گزر گئے** کتاب گھر پر دستیاب۔ جسے **ناول** سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

اگلی روز صبح سویرے مانی اور شازی نے بنٹو کو جھیل پر سے اپنے ساتھ لیا اور معبد کے گودام پہنچ گئے۔ وہ سیٹھی کی بتائی ہوئی پہیلی کو حل کرنے کے لئے بیتاب تھے۔

نیلی ایک بڑے سے مٹکے کے پیچھے سے نمودار ہوئی اور اُن سے سلام دعا کی۔

''ہیلو! نیلی۔ کیا تمہارے آقا یہاں موجود ہیں؟'' مانی نے ممی کی تلاش میں آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

''وہ ابھی تھوڑی دیر میں ہمارے پاس آجائیں گے، کچھ لوگ معبد کی سیر کے لئے آئے ہیں اور جب تک وہ واپس نہیں چلے جاتے، آقا کو اُن پر نظر رکھنی پڑے گی۔''

اسی لمحے ممی اندر داخل ہوئی۔ ''خوش آمدید، مانی اور شازی۔ اوہ، اور تمہیں بھی بنٹو۔ کیا گزشتہ رات کرناک میں تمہیں کچھ کامیابی ملی؟''

مانی بولا۔ ''وہ سب بہت زبردست تھا۔ تمہیں سیٹھی کو ضرور دیکھنا چاہیے تھا! وہ اپنے تمام جواہرات اور بڑا سا سفید ٹوپ پہنے ہوئے تھا جس پر سونے کا کوبرا بنا ہوا تھا۔''

''ہاں، کاش میں اُسے دیکھ سکتا۔ اُس نے کیا کہا؟ کیا اُس نے تمہیں بتایا کہ خزانہ کہاں چھپا کر رکھا ہے؟''

''صاف صاف تو نہیں، لیکن اُس نے ہمیں اُسکے بارے میں یہ اشارہ دیا ہے۔'' مانی بالکل سیدھے کھڑے ہو کر، کچھ کچھ معزز فرعون کی طرح دکھائی دیتے ہوئے وہ پہیلی سنانے لگا:

سارے دروازے مصنوعی نہیں،
سارا خزانہ ابھی کھویا نہیں،
مصر کے اصلی خزانے کو ہاتھ لگاؤ،
اور اپنی منزل کو پہنچ جاؤ۔''

''ہمارا خیال ہے کہ وہ اپنے معبد میں موجود مصنوعی دروازے کے متعلق کہہ رہا تھا، اُس کا روحانی در۔ وہ کسی طرح کھولنا پڑے گا،...'' شازی

نے کہا۔ ''لیکن یہ 'مصر کا اصلی خزانہ' کیا ہے؟''

''ہوں ں ں ں ں۔'' ممی نے تھوڑا سا سوچا۔ ''مصر میں ابھی بھی بہت سارا سونا موجود ہے، اور ہر کوئی اپنی زمین اور اپنے مویشیوں کی قدر کرتا ہے لیکن مصر میں ہر فرد کے لئے سب سے زیادہ قیمتی چیز پانی ہے۔ دریائے نیل کے بغیر مصر کا وجود ممکن نہیں۔ تمہارے ملک میں تمہارے لئے بھی تو یہی چیز ضروری ہے ناں؟''

''جی ہاں....'' شازی نے اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میرا خیال ہے کہ ہم اپنے وطن میں رہتے ہوئے اس کے بارے میں نہیں سوچتے کیونکہ وہاں پانی وافر مقدار میں موجود ہے۔''

''ٹھیک ہے، یہ 'اصلی خزانہ' دریائے نیل ہے۔ لیکن پانی کا مصنوعی دروازے سے کیا تعلق؟'' شازی نے با آواز بلند سوچا اور پھر دوبارہ خاموش ہوگئی۔

بنٹو کے علاوہ ہر ایک پر گہری خاموشی طاری تھی۔ وہ فرش پر ایک بڑے سے پتنگے کے پیچھے چھلانگیں لگا رہا تھا جو مٹکوں والے کمرے میں ادھر ادھر اڑتا پھر رہا تھا۔

سب سے پہلے مانی بولا۔ ''یہ کوئی خفیہ راستہ جیسی چیز لگتی ہے۔ تم جانتے ہی ہوں گے، جیسی فلموں میں ہوتی ہے۔ تم کسی چیز کو کھینچتے، دباتے یا گھماتے ہو اور دروازہ کھل جاتا ہے۔''

ممی کے لئے لفظ ''فلم'' شناسا نہیں تھا لیکن وہ مقبرے چوروں سے متعلق اس قسم کی باتوں سے آگاہ تھی۔ ''ہوسکتا ہے یہ کسی قسم کا خفیہ ہینڈل یا لیور، یا اسی طرح کی کوئی اور مشین ہو۔''

مانی کو اچانک ایک ترکیب سوجھی۔ ''وہ اُس شیڈف کے بارے میں کیا خیال ہے، وہ ایک مشین ہے.....ایک مشین جو......''

''......دریائے نیل سے پانی باہر نکالتی ہے۔'' تینوں ایک ساتھ بولے۔

''وہی ہے۔'' شازی نے کہا۔

''چلو وہیں چلتے ہیں۔'' مانی نے معبد کے اندرونی کمرے کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے کہا۔

۞ ۞ ۞

وہ سب مصنوعی دروازے والے کمرے کی طرف بھاگے، یہاں تک کہ وہ ٹِڈّا بھی جس کا پیچھا بنٹو اُن سے آگے آگے بھاگ کر کر رہا تھا۔ نیلی نے بلی جیسی چند لمبی لمبی چھلانگیں لگائیں اور پھر معززانہ طریقے سے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی دیوار کی طرف چلدی۔

سب لوگ دیوار میں موجود آدمی اور شیڈف والی تصویر کے گرد جمع ہو گئے۔

مانی نے اپنا ہاتھ شیڈف کے اوپر پھیرا۔ ”ہینڈل یا اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔“ اُس نے اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

”پہیلی میں ہے کہ 'نیل کے اصلی خزانے کو ہاتھ لگاؤ' پانی کو ہاتھ لگاؤ، مانی! دریائے نیل پر ہاتھ پھیرو!“ شازی جوش سے اُچھل اُچھل کر کہہ رہی تھی۔

مانی نے اپنا ہاتھ پانی کی تصویر پر رکھا اور اُسے زور سے دھکا دیا۔ پتھر اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہلا تو اُس نے اُسے اور زور سے دھکیلا۔

”دیکھو! وہ کھل رہا ہے۔“ شازی چلائی۔ وہ اور ممی جوشیلے انداز سے مصنوعی دروازے کی طرف اشارہ کر رہے تھے جو فرش پر غبار کا ایک مرغولا بناتے ہوئے آہستہ آہستہ کھل رہا تھا۔

کمرے میں سے ایک گرم ہوا کا جھکڑ آیا اور ٹِڈّا اڑتا ہوا کھلے ہوئے راستے میں داخل ہو گیا۔ بنٹو اُس کے پیچھے کمرے میں چھلانگ لگانے ہی والا تھا کہ مانی اُس تک پہنچ گیا اور اُسے پکڑ لیا۔

”صبر کرو، بنٹو، اندر جانے سے پہلے ہم ذرا ایک نظر اندر دیکھ لیتے ہیں۔ ہمیں شکار کرنے کے لئے یہاں کوئی پھندا وغیرہ تو نہیں لگا ہوا۔“

۞ ۞ ۞

''یہ تو خالی ہے۔'' مانی نے کہا۔ ایک پوشیدہ راز کو پالینے کی ساری خوشی ناامیدی میں بدل گئی۔

مانی کو حقیقتاً بہت مایوسی ہوئی۔ ''اُسے اگر معلوم تھا کہ یہ خالی ہے تو اُس نے ہمیں اس کے بارے میں اشارہ ہی کیوں دیا؟''

شازی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے نہیں پتہ، یہ تو کوئی تک نہ ہوئی۔''

وہ دونوں اس چھوٹے سے کمرے کو گھور رہے تھے۔

وہاں کچھ بھی نہیں تھا، نہ کوئی جواہرات سے بنے ہوئے قدیم مقدس بھونرے، نہ کوئی لینن کی دھجی، حتیٰ کہ سونے کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہ تھا۔ کچھ بھی نہیں۔

''یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے سوائے اس خوفزدہ پتنگے کے جو ابھی اُڑ کر اندر آیا ہے۔'' مانی نے طیش میں آ کر کہا۔

''ہمیں یقیناً کوئی غلط چیز مل گئی ہے۔'' شازی نے کہا۔

جب شازی یہ بات کر رہی تھی تو تبھی اچانک بنٹو کو وہ پتنگا کمرے کی پچھلی دیوار پر آرام سے بیٹھا نظر آ گیا۔

''مم مم مم مزیدار پتنگے،'' وہ بڑبڑایا اور اُس نے مانی کے کندھے پر سے ایک لمبی چھلانگ لگائی۔

''بنٹو!'' مانی نے اُسے پیچھے سے آواز دی اور اسے پکڑنے کے لئے لپکا لیکن مینڈک اُس کی پہنچ سے دور جا چکا تھا۔

بنٹو نے اتنی زور سے چھلانگ لگائی کہ وہ پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔

چرر کی آواز کے ساتھ ایک زوردار تڑاقا ہوا اور بنٹو دیوار میں سے ہوتا ہوا الٹ کر اندر گر گیا۔

وہ ایک نقلی دیوار تھی جو ایک باریک لیپ سے تیار کی گئی تھی اور اُس دیوار سے پرے سونا جھلک رہا تھا۔

مانی اور شازی نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا اور اس چھوٹے سے کمرے کی طرف چل دیے۔

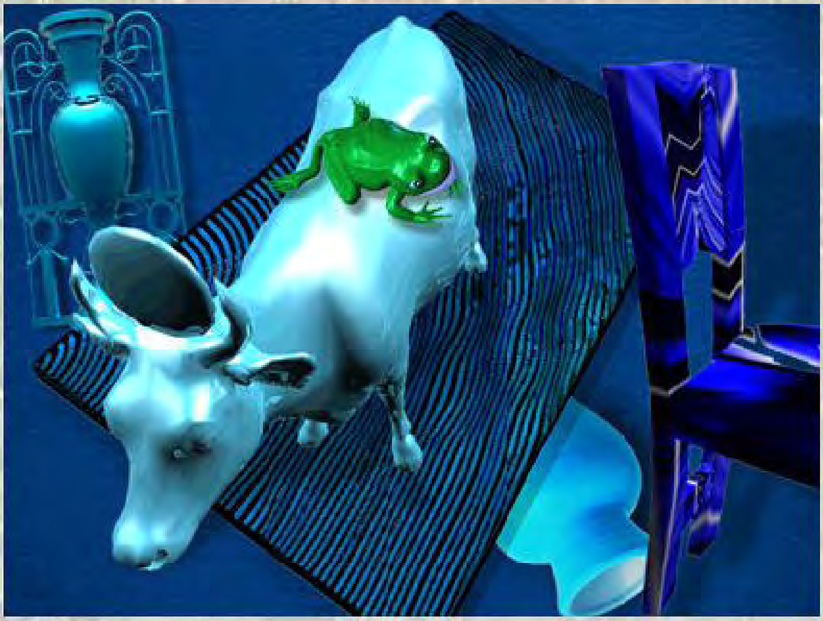

''بنٹو، کیا تم ٹھیک ہو؟ تمہیں کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟'' شازی نے آڑے ترچھے خلا میں سے جھانکتے ہوئے پکارا۔

''میں ٹھیک ہوں لیکن میرا پتنگا گم ہو گیا ہے۔ کیا تم نے دیکھا کہ وہ کس طرف اُڑ گیا؟''

''بنٹو! پتنگے کی پرواہ مت کرو۔ اندر کیا ہے؟'' مانی نے پوچھا۔

''آں ہاں! بہت ساری چیزیں ہیں۔ کیا تم مجھے دیکھ سکتے ہوں؟ میں اس چیز پر کودتا ہوں تا کہ تم مجھے دیکھ لو۔''

اور جب انھوں نے پلستر میں ہونے والے شگاف سے جھانک کر اندر دیکھا تو بنٹو سونے کی ایک گائے پر براجمان تھا!۔

۞ ۞ ۞

محبتوں کے ہی درمیاں

خواتین کی مقبول مصنفہ **نگہت عبداللہ** کے خوبصورت ناولٹوں کا مجموعہ، **محبتوں کے ہی درمیاں**، جلد کتاب گھر پر آ رہا ہے۔ اس مجموعہ میں انکے چار ناولٹ (تمہارے لیے تمہاری وہ، جلاتے چلو چراغ، ایسی بھی قربتیں رہیں اور محبتوں کے ہی درمیاں) شامل ہیں۔ یہ مجموعہ کتاب گھر پر **ناول** سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مانی اور شازی نے احتیاط سے نقلی دیوار میں موجود شگاف کو بڑا کیا اور اندر داخل ہو گئے۔ ممی بھی اُن کے پیچھے پیچھے اندر چلی آئی۔ خزانے والا کمرہ، معبد میں ہونے والی مذہبی رسوم میں استعمال ہونے والی اشیاء سے بھرا پڑا تھا۔

یہاں سونے کے مرتبان، اسٹینڈز اور پیالے رکھے تھے۔ سفید سنگ جراحت کے مرتبان بھی ہلکی روشنی میں رکھے نظر آ رہے تھے۔ یہاں لاکھ کے کام والی لکڑی کی ایک کرسی بھی تھی جو شاید چین سے منگوائی گئی تھی۔ مگر سب سے زیادہ شاندار وہ ٹھوس سونے سے بنی ہوئی گائے تھی جو ہیتھور Hathor کی نمائندگی کرتی تھی، قدیم دور میں ہیتھور کو تمام فرعونوں کا محافظ سمجھا جاتا تھا۔

وہ کمرے میں سب طرف احتیاط سے گھومتے رہے کہ کہیں کسی چیز پر پاؤں نہ پڑ جائے۔

''تو یہ وہ معبد کا خزانہ ہے جو اتنے سالوں تک چھپا رہا۔'' ممی نے کہا۔ ''پیشن گوئی پوری ہو گئی۔ سیتھی کا نام اور بھی امر ہو گیا۔''

''یہ سب چیزیں شاندار ہیں ناں؟'' شازی نے کہا۔ ''یہ خزانہ اس معبد کو ساری دنیا میں مشہور کر دے گا۔ اور مقامی عجائب گھر کے لئے بھی اس میں بہت ساری چیزیں موجود ہیں۔''

''کیا بہت سارے سیاح آئیں گے؟'' ممی نے پوچھا۔

''ہاں بھئی! اتنے زیادہ کہ گاؤں والوں کو مقامی طور پر ہی بہت سارا کام مل جائے گا۔''

مانی جو خاموشی سے سامان کی فہرست بنا رہا تھا اچانک بول اٹھا۔ ''وہ مارا! ارے بھئی! یہ تو اب تک کا ملنے والا سب سے عظیم خزانہ ہے! اور اسے میں نے ڈھونڈا ہے! اب میں واقعی ایک مشہور خزانہ ڈھونڈنے والا بن گیا ہوں!''

'' یقیناً اسے تم نے ڈھونڈا ہے لیکن اس میں تمہارے دوستوں کی بھی تھوڑی بہت مدد شامل تھی۔'' شازی نے کہا۔

''مانی، بہتر ہے کہ تم احاطہ میں واپس جا کر امی اور بابا جان کو اس کے بارے میں بتاؤ اور پھر گاؤں کے سردار کے پاس چلے جانا۔ امی جان قاہرہ میں موجود آثار قدیمہ کے ماہرین کو اس سے آگاہ کر دیں گی۔ آمنحتاپ اور میں یہیں رک کر خزانے کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن اس بات کا اطمینان کر لینا کہ بابا جان جتنی جلدی ہو سکے یہاں محافظوں کو بھجوا دیں کیونکہ یہاں پر بہت زیادہ سونا موجود ہے۔''

''تم اطمینان رکھو، میں جس قدر ہو سکے تیزی سے بھاگتا ہوا جاؤں گا، اور جلد ہی واپس آنے کی کوشش کرتا ہوں۔''

''اور مانی، احاطے کی طرف جاتے ہوئے راستے میں کسی کو بھی اس کے متعلق نہیں بتانا، اور تم کسی سے کچھ مت کہنا جب تک کہ تم بابا جان سے مل نہیں لیتے اور انہیں یہاں محافظ بھیجنے کے لئے نہیں کہہ دیتے۔''

''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، میں سب سے پہلے بابا جان کو ڈھونڈوں گا اور پھر کسی اور کو خزانے کے متعلق بتاؤں گا۔''

جب مانی چلا گیا تو شازی ممی آمنہتاپ کی طرف مڑی۔ ''جلد ہی تمہارا کام پورا ہو جائے گا، اس کے بعد تم کیا کرو گے؟''

''چھوٹی خاتون، میں سرکنڈوں کے کھیتوں میں جانے کے لئے آزاد ہو جاؤں گا اور وہاں ابد تک رہوں گا۔ میں ایک سن رسیدہ آدمی ہوں۔ میں اب آرام کر کے لطف اٹھاؤں گا۔'' اُس کے چہرے پر ایک عیار مسکراہٹ تھی۔ ''جب تک محافظ نہیں آ جاتے میں دوسرے کمرے میں انتظار کرتا ہوں، اور جب تم اور تمہارا خزانہ محفوظ ہو جاؤ گا تو میں یہ جگہ چھوڑ دوں گا۔''

''مجھے خوشی ہے کہ آخر کار تمہیں آرام کا موقع ملا، لیکن نیلی کا کیا ہوگا؟''

''نیلی بہت خاص بلی ہے۔ وہ پہلے ہی گہری نیند سو چکی ہے اور اس دنیا کو چھوڑنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ نیلی شروع سے ہی میرے ساتھ آئی تھی۔ گاؤں والے اُسے ہمیشہ سے معبد کی بلی کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ تمہاری طرح وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ نیلی بھی بنو کی طرح سیٹھی کے زمانے کے کسی جانور کی نسل سے ہے۔ لیکن نیلی تب سے میری بلی ہے جب میں ابھی زندہ تھا اور وہ یہاں میرے ساتھ بہت، بہت، بہت سالوں سے رہ رہی ہے۔ اب نیلی بھی میرے ساتھ ہی واپس جائے گی۔''

جب بابا جان محافظوں کے ساتھ وہاں پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ شازی خزانے والے کمرے کی دہلیز پر کھڑی ہے۔ انھوں نے اُسے گلے لگا کر پیار کیا اور اسے لے کر محافظوں کے ساتھ خزانے والے کمرے میں داخل ہوئے۔

''اوہ یہ تو بہت شاندار ہے! مانی مجھے ساری تفصیلات بتانے کے لئے بہت بے قرار تھا۔ ہم ہر ممکن تیز رفتاری سے یہاں پہنچے ہیں، گاؤں کی پولیس بھی یہاں پہنچنے ہی والی ہے اور محکمہ آثار قدیمہ کے لوگ بھی دو گھنٹے تک یہاں آ جائیں گے۔ مانی اس وقت فون پر کسی اخبار والے سے باتیں کرتے ہوئے اُسے خزانے کی تفصیلات بتا رہا تھا۔''

''یہ تو بہت اچھا ہوا، بابا جان۔ کیا آپ نے اندر آتے ہوئے کسی کو دیکھا تھا؟''

''نہیں تو، کسی کو بھی نہیں۔''

''اچھا'' شازی نے کہا اور راہداری میں چلتی ہوئی باہر دوسرے کمرے میں دیکھنے لگی۔ وہاں کوئی نہیں تھا، صرف ہلکی سے دھند یا گرد کا ایک بادل تصویری دیوار پر لہرا رہا تھا۔ شازی نے سوچا کہ شاید محافظوں کے بھاگ کر اندر آنے سے یہ گرد اُڑی ہے اور خزانے والے کمرے میں واپس جانے کے لئے مڑ گئی۔

✡ ✡ ✡

Thursday, April 27 PAGE 1

World News Today

Treasure Found in Egypt

The fabulous treasure of Pharaoh Seti I was uncovered this week in a little known temple complex.

Cairo

Not since the discovery of Tutankamen's tomb has such a magnificent stash of ancient egyptian royal artifacts been discovered. Egyptologist from around the world are converging on the site to gather information and conduct studies of what Professor Neal Natter of the British Museum of Ancient History is calling "perhaps the greatest archeological discovery of the century."

It is unclear how the treasure came to be stored in the little know temple complex near a small village next to the Nile. Even more remarkable is that the find was made by children who are visiting Egypt with their father who is a consulting engineer for a nearby water works project.

The Egyptian government is limiting the number of people who are trying to enter the

Michael and Suzie Manley hold ancient vase

New Museum to be built to house treasure

مانی بہت مشہور ہو چکا تھا۔خزانے کی خبریں دنیا کے تمام اخباروں میں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئیں۔ خزانہ ملنے کے بعد اسے رکھنے کے لئے ابی ڈوس میں ایک نیا عجائب گھر بنایا جا رہا تھا اور سیاحت کی عالمی ایجنسیاں اسکی سیر کرنے کے لئے ابھی سے مصر کے سیاحتی ٹور ترتیب دینا شروع ہو چکی تھیں۔

اس سے شازی کو بھی شہرت ملی لیکن وہ مانی کی طرح ہر اخبار میں اپنی تصویر چھپوانے کی شائق نہیں تھی۔

خزانہ دریافت ہونے والے دن، جب جوش ذرا ماند ہوا تو بابا جان اور مانی سامنے والے دروازے کے ساتھ مٹی کی اینٹوں سے بنے ہوئے ایک بنچ پر جا بیٹھے۔

’’مانی، یہ تعطیلات تو صحیح معنوں میں تمہارے لئے تھیں، کیا نہیں تھیں؟‘‘

’’جی ہاں،‘‘ مانی نے کہا۔’’واقعی بہت مزا آیا، لیکن اس سب کی توقع تو ایک مشہور زمانہ خزانہ ڈھونڈنے والا کرتا ہی ہے، ٹھیک ہے ناں بابا جان؟‘‘

بابا جان نے مانی کی طرف دیکھا اور ہنس دیے۔ پھر انھوں نے مانی کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور اُسے گلے سے لگا لیا۔’’ تمہاری امی اور میں، تم پر فخر محسوس کرتے ہیں لیکن ہماری خواہش ہے کہ تم ہمیں اس بارے میں تھوڑا اور بتاؤ کہ تم کیا کر رہے ہو۔ یہ خزانوں کی تلاش خطرناک بھی ہو سکتی ہے۔‘‘

’’اوہ، بابا جان میں خزانے ڈھونڈنا ترک کر رہا ہوں۔ اب میں غیر معروف علاقوں کی کھوج کرنے والا مشہور سیاح بنوں گا!‘‘

بابا جان نے مانی کی طرف دیکھا اور دوبارہ ہنسنے لگے۔

✿ ✿ ✿

اور اپنی باقی تعطیلات کے لئے مانی ایک مشہور شخصیت بن گیا۔ تمام مقامی دیہاتی اُس کے ساتھ اپنی تصویر کھنچوانا چاہتے تھے۔

''آپکی مہربانی ہوگی چھوٹے صاحب، ایک تصویر کھینچ لیں صرف یہ دکھانے کے لئے کہ میں عظیم خزانہ ڈھونڈنے والے اور معبد کو بھوتوں سے خالی کرانے والے شخص کو جانتا ہوں۔''

''ٹھیک ہے، چلو یہاں کھڑے ہو جاؤ، شازی کیا ہم دونوں تمہیں کیمرے میں نظر آ رہے ہیں؟ یہ ہو گیا۔ ہم اگلے ہفتے تک تمہاری تصویر لے آئیں گے۔''

''بہت بہت شکریہ، جناب مانی صاحب۔''

وہ جیسے ہی گاؤں میں داخل ہوئے مانی نے پوچھا۔ ''شازی، ممی کے ساتھ کیا ہوا۔ میں کل معبد میں گیا تھا اور اُسے پکارتا رہا لیکن اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔''

''ایسا ہے مانی کہ وہ اب جا چکا ہے۔ تم نے خزانہ ڈھونڈ لیا ہے اور معبد کو دوبارہ نئی زندگی دی ہے، اب اسے مزید وہاں رہ کر نگرانی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے اُن کی روانگی سے پہلے اُس سے اور نیلی سے گفتگو کی تھی اور وہ بہت خوش تھے اور وہ کہہ رہا تھے کہ انہیں اب آرام کی ضرورت ہے۔''

''اوہ یہ تو بہت اچھا ہوا۔ جب میں نے پہلی بار اُسے دیکھا تو میں تھوڑا سا حیرت زدہ ہو گیا تھا لیکن بعد میں وہ ایک اچھا انسان ثابت ہوا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آخر کار اُسے بھی فراغت نصیب ہوئی۔

✿ ✿ ✿

آج بہت سے سیاح ابی ڈوس آتے ہیں، سیتھی کا معبد اور ابی ڈوس کا نیا عجائب گھر دیکھنے کے لئے، جہاں وہ خزانہ نمائش کے لئے رکھا گیا ہے۔اور جب وہ خفیہ خزانے والا کمرہ دیکھنے آتے ہیں تو ہمیشہ کاہن اور اسکی بلی والی خوبصورت دیوار کے پاس رک کر اُس کی تعریف کرتے ہیں۔

۞۞۞

ختم شد

۞۞۞

یتّی

اس طویل وعریض دنیا میں ابھی بے شمار حقائق ایسے بھی ہیں جن سے انسان پوری طرح باخبر نہیں ہو سکا ہے لیکن اس کی تجسس پسند فطرت ہر روز کسی نئے چونکا دینے والے انکشاف کے لئے اسے بے قرار رکھتی ہے۔ایسے ہی چند تحقیق کے میدان کے کھلاڑیوں کی مہم جوئی کا قصہ۔ وہ ایک ان دیکھی مخلوق کے بارے میں جاننے کے لئے بے چین تھے۔ان کی مہم جو طبیعت انہیں خطرناک راستوں پر لے آئی تھی۔ایک **یتّی (برفانی انسان)** کی انہیں تلاش تھی۔اس کتاب کا قصہ۔جس کا آخری باب تحریر کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ انگریزی ادب سے یہ انتخاب، کتاب گھر کے **ایکشن ایڈونچر ناول** سیکشن میں جلد آ رہا ہے۔